اللہ کے

خوبصورت نام

Shaykh Pod BOOKS

Shaykh Pod URDU

مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خوبصورت نام

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خوبصورت نام

پہلی اشاعت .5 مئی 2023۔

کاپی رائٹ ©2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

فہرست کا خانہ

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خوبصورت نام

رحمن - سب سے زیادہ پیار کرنے والا اور ار رحیم - سب سے زیادہ رحم کرنے والا

الملک - بادشاہ

القدس - مقدس

السلام - امن دینے والا

المومن - وفادار

المحیمین - نگران

العزیز - تمام غالب

الجبار - مجبور کرنے والا

المتکبیر - فخر کرنے والا

الخالق – خالق اور الباری – بنانے والا اور الموسویر – وضع کرنے والا

الغفار - سب بخشنے والا

القہار - غالب

الوہاب - عطا کرنے والا

ار رزاق - فراہم کرنے والا

الفتح - اوپنر

آل علیم - سب کچھ جاننے والا

القبید - ٹھیکیدار اور الباسط - توسیع کرنے والا

الخفید - اباسر اور رفیع - بلند کرنے والا

السمی - سب سننے والا اور البصیر - سب کچھ دیکھنے والا

الحکم - منصف اور العدل - عادل

الطیف - لطیف

الخبیر - سب باخبر

الحلیم - نرمی کرنے والا

العظیم - زبردست

ایش شکور - تعریف کرنے والا

آل علی - وہ جو سب سے اعلیٰ ہے۔

الحافظ - دی گارڈین

المقیت - پرورش کرنے والا/رکھنے والا

الحسیب - حساب کرنے والا

الجلیل - عظیم الشان

الکریم - تمام فیاض

المجیب - دعاؤں کا جواب دینے والا

الوصی - وسیع

الحکیم - حکمت والا

الودود - محبت کرنے والا

البیث - مردوں کو اٹھانے والا

الحق - سچائی

الاول اول اور آخر الآخری

الظاہر - ظاہر اور الباطن - پوشیدہ

البر - نیکی کرنے والا

الوکیل - ٹرسٹی

المتین - وہ جو مضبوط ہے

الحمید - تعریف شدہ

المحیی - زندگی دینے والا اور الممیت - موت دینے والا

الواحد - ایک / واحد

المنتقیم - بدلہ لینے والا

الجامع - دی یونٹ

الغنی - امیر

الدھر - نقصان کا فیصلہ کرنے والا اور النفی - وہ جو فائدے کا فیصلہ کرتا ہے۔

البقیع - لازوال

النور - روشنی

الہادی - رہنما

الوارث - وارث

الصبور - وہ جو صبر کرتا ہے

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو ShaykhPod.Books@gmail.com پر دی جا سکتی ہیں۔

تعارف

اعلیٰ کردار کو اپنانے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت صفات اور ناموں کو سیکھے تاکہ وہ ہر صفت کو اپنی حیثیت کے مطابق اپنے کردار میں ڈھال سکے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اپنی لامحدود حیثیت کے مطابق سب کو معاف کرنے والا ہے اور دوسروں کو معاف کر کے اس صفت کو اپنانا ایک ایسی چیز ہے جس کی اسلام میں ترغیب دی گئی ہے۔ باب 24 النور، آیت 22:

"... اور وہ معاف کر دیں اور نظر انداز کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

لہٰذا یہ کتاب ان خدائی صفات اور ناموں میں سے کچھ پر بحث کرے گی تاکہ ایک مسلمان ان کے معانی کو سمجھے اور اپنا لے یہاں تک کہ وہ اپنے روحانی دل میں مضبوطی سے جڑ نہ جائیں تاکہ وہ آخرکار اعلیٰ کردار کو حاصل کر سکیں۔ درحقیقت صحیح بخاری نمبر 2736 میں موجود حدیث کا یہی مفہوم ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں اور جو ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خوبصورت نام

رحمن - سب سے زیادہ پیار کرنے والا اور ار رحیم - سب سے زیادہ رحم کرنے والا

پہلے دو ملتے جلتے الہی نام ہیں ارحمٰن کے معنی، سب سے زیادہ پیار کرنے والا اور الرحیم کے معنی، رحم کرنے والا۔ وہ سب سے زیادہ پیار کرنے والا مطلب ہے جس کی رحمت سب کو گھیرے ہوئے ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی زیب دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تعلق آخرت کی نعمتوں سے زیادہ ہے اور اس لیے مومنوں کے لیے مخصوص ہے۔ اللہ عزوجل اپنی لامحدود حیثیت کے لحاظ سے نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اس صفت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو بے شمار نعمتوں سے نوازتا ہے اور ہمیشہ ان پر بہت مہربان ہے۔ اس کی رحمت جامع ہے اور مستحق اور غیر مستحق کو گلے لگاتی ہے۔ اس میں مخلوق کو ننگی ضروریات اور خصوصی تحائف دینا شامل ہے۔ اس کی رحمت مخلوق کو فائدہ پہنچاتی ہے جبکہ مخلوق پر رحم کرنے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ اس کی مہربان فطرت کے کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نہایت رحم کرنے والا ہے، اس لیے ہر مشکل اس کے اندر چھپی ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر کی دی گئی کڑوی دوا ابھی زیادہ قابلِ رحم نہیں لگتی، اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ کسی بیمار کے لیے شفاء کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے..."

جیسے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ یہی خصوصیت دوسروں سے بھی منسوب کی گئی ہے
:وآلہ وسلم۔ باب 9 توبہ آیت 128

بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے۔ اس کے لیے وہ تکلیف دہ ہے جو تم ’’
برداشت کرتے ہو۔]اسے [آپ کی فکر ہے]یعنی آپ کی رہنمائی [اور مومنوں پر مہربان اور رحم
"کرنے والا ہے۔

جب تخلیق کے حوالے سے استعمال ہوتا ہے تو مہربان کا مطلب نرم دل اور رحم کرنے والا ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ مخلوق کو رحمت کی نظر سے دیکھ کر اور ان کے ساتھ رحم و شفقت سے پیش آئے خواہ وہ فرمانبردار ہوں یا گناہ گار۔ بہت سی احادیث جیسے کہ صحیح مسلم نمبر 6030 میں موجود ہے، اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرے گا۔ لہٰذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اعمال مثلاً مالی اور جسمانی مدد اور اپنے الفاظ مثلاً دعا کے ذریعے سب پر رحم کریں۔ اسلام درحقیقت ایک مسلمان کو انعام دیتا ہے جو تمام جانداروں جیسے جانوروں پر رحم کرتا ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابوداؤد نمبر 2550 میں موجود ایک حدیث سے ہوئی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ رحم دلی کو اپنانے کی کوشش کریں تاکہ وہ اپنے تمام معاملات میں رحم و کرم سے کام لیں۔ اس انداز میں نرمی کرنا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ جامع ترمذی نمبر 2701 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے
۔

الملک - بادشاہ

اگلا الہی نام الملک ہے جس کا مطلب ہے بادشاہ۔ اسکا مطلب

اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کے پاس تمام حاکمیت ہے جو تمام عیبوں سے پاک ہے۔ یہ ایک ایسی حاکمیت ہے جس کی کوئی ابتدا، کوئی انتہا، کوئی کمی اور کوئی حد نہیں۔ اللہ تعالٰی بغیر کسی پابندی، شریک یا مددگار کے انتظام اور فیصلے کے ذریعے مخلوق پر مکمل اور مکمل کنٹرول رکھتا ہے۔ بادشاہ کو اس کی مرضی پر عمل کرنے سے روکا یا روکا نہیں جا سکتا۔ بادشاہ کو کسی مخلوق کی ضرورت نہیں جبکہ ہر مخلوق کو اس کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کو واحد بادشاہ تسلیم کرنے سے ایک مسلمان بالواسطہ طور پر اس کی بندگی کو قبول کرتا ہے۔ اس لیے اس کے تمام احکام کو پورا کرنا چاہیے اور اس کی تمام ممانعتوں سے بچنا چاہیے۔ ایک سچا بندہ کبھی بھی بادشاہ کے دانشمندانہ فیصلوں پر سوال نہیں اٹھاتا بلکہ اس کے انتخاب پر پورے بھروسے کے ساتھ سر تسلیم خم کرتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ عقلمند بادشاہ صرف اپنے بندے کے لیے بہترین فیصلہ کرتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کو بادشاہ کے طور پر پہچانتا ہے تو وہ مدد طلب کرتے وقت کسی کی طرف رجوع نہیں کرے گا بلکہ صرف اس کی مخلصانہ اطاعت کے ذریعے اس کی مدد حاصل کرے گا۔ وہ ہمیشہ یاد رکھیں گے کہ اگر وہ بادشاہ کی اطاعت کریں گے تو وہ مخلوق سے ان کی حفاظت کرے گا۔ لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے اوپر مخلوق کی اطاعت کریں تو مخلوق ان کو بادشاہ واحد کے عذاب سے محفوظ نہیں رکھ سکے گی۔ سنن ابوداؤد نمبر 2625 میں حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث میں اس کی نشاندہی ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ مخلوق کی اطاعت نہیں ہے اگر یہ خالق کی نافرمانی کا باعث بنے۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس خصوصیت کو اپنی حیثیت کے مطابق اپنے باطن کے روحانی بادشاہ یعنی روحانی قلب کو قرآن پاک میں پائے جانے والے علم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات پر عمل کرتے ہوئے اپنائے۔ اس سے ان کے بندوں کے معنی، ان کے جسمانی اعضاء، راستبازی کے کاموں میں ان کے روحانی دل کی اطاعت کریں گے۔ صحیح مسلم نمبر 4094 کی ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر روحانی قلب پاک ہو تو باقی جسم پاکیزہ ہو گا لیکن اگر روحانی قلب فاسد ہو تو سارا جسم پاک ہو گا۔ کرپٹ ہو جائے گا .کسی کو اپنی خواہشات کا غلام نہیں بننا چاہیے بلکہ ایک حقیقی بادشاہ بننا چاہیے جو اسلام کی تعلیمات کے مطابق ان کی خواہشات پر قابو رکھے۔ جو اس طریقے سے لاتعلق رہے گا وہ دنیاوی چیزوں سے آزاد ہو جائے گا۔ اس لاتعلقی میں لوگوں کی حقیقی بادشاہی جھوٹ بولتی ہے۔

جو اس کو پورا کرے گا اسے دونوں جہانوں میں روحانی بادشاہی دی جائے گی۔ بندگی کامل کرکے بادشاہ کے حقوق ادا کرنے والے کی آخری منزل قرآن پاک میں بیان ہوئی ہے۔ انہیں واحد قادر مطلق بادشاہ کی موجودگی میں اعلیٰ مقام عطا کیا جائے گا۔ باب 54 القمر، آیت 55:

"ایک خودمختار، قابلیت میں کامل کے قریب اعزاز کی نشست میں۔"

القدس - مقدس

اگلا الہی نام القدوس ہے جس کا مطلب ہے مقدس۔ کے سلسلے میں

اللہ تعالٰی وہ ذات ہے جو پاک ہے اور ہر ممکنہ خامیوں اور خامیوں سے پاک ہے اور کمال کی ہر صفت سے بالاتر ہے۔

ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ سے التجا کرنی چاہیے کہ وہ ان کو ان کے تمام گناہوں سے پاک و پاکیزہ کر دے اور انہیں ایسی صفات سے نوازے جو وہ پسند کرتا ہے۔ اس لیے ایک مسلمان کو اپنے جسم کو گناہوں سے پاک کرنا چاہیے۔ نفس کو بری خواہشات کی پیروی سے پاک کریں۔ ان کے مال کو مشتبہ یا ناجائز ذرائع سے نہ ڈھونڈ کر پاک کریں۔ ان کے ذہنوں کو قانونِ الٰہی کی غفلت سے پاک کریں۔ ان کی نیت کو صاف کریں تاکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کریں، حتیٰ کہ دنیاوی کاموں میں بھی یہ اعمال صالحہ کے طور پر لکھے گئے ہیں، مثلاً اپنے اہل و عیال کو حلال طریقے سے گزارہ کرنا۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 4006 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

السلام - امن دینے والا

اگلا الٰہی نام السلام ہے جس کا مطلب ہے امن دینے والا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے مراد وہی ہو سکتا ہے جو دونوں جہانوں میں مخلوق کو امن عطا کرتا ہے۔

ایک مسلمان کو اس خصوصیت کو سب سے پہلے اپنی زبان سے ان تمام مسلمانوں تک پہنچانا چاہیے جنہیں وہ جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ جامع ترمذی نمبر 2688 میں موجود حدیث کے مطابق کوئی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گا جب تک وہ ایمان نہ لائے اور کوئی شخص اس وقت تک حقیقی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے دوسروں سے محبت نہ کرے۔ یہ محبت اس وقت ہو سکتی ہے جب مسلمان ایک دوسرے کو سلامتی کی مبارکباد دیں۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے المعجم الکبیر نمبر 10391 میں موجود ایک حدیث میں نصیحت فرمائی ہے کہ السلام علیکم اللہ تعالیٰ کا بابرکت نام ہے جسے اس نے زمین پر رکھا ہے۔ .اس لیے ایک مسلمان کو ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے اس مبارک نام کو پھیلانا چاہیے۔ امن کا یہ پھیلاؤ اسلامی سلام سے آگے بڑھنا چاہیے اور اسے دن بھر کسی کی تقریر میں دکھایا جانا چاہیے چاہے وہ کس سے بات کر رہے ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن نسائی نمبر 4998 میں موجود ایک حدیث میں واضح فرمایا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک سچا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ دوسرے اس کی باتوں سے محفوظ نہ ہوں۔ آخر میں، ایک مسلمان کو امن کے اس پھیلاؤ کو صرف الفاظ سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے بڑھانا چاہیے۔ اس سے پہلے بھی اسی حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جو دوسروں کو ناحق نقصان نہ پہنچائے۔ اور سچا مومن وہی ہے جو اس سکون کو دوسرے لوگوں کے مال تک پہنچائے۔ درحقیقت، اسلام مسلمانوں کو اس امن کو تمام مخلوقات جیسے جانوروں تک پھیلانے کا درس دیتا ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابوداؤد نمبر 2550 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے -

یہ امن ظاہری اور باطنی دونوں طرح کا ہونا چاہیے جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، کسی میں حسد، بغض، بد نیتی یا اس سے ملتی جلتی کوئی عیب نہیں ہونی چاہیے۔ یہ ایک شخص کی حوصلہ افزائی کرے گا کہ وہ ایک مضبوط روحانی دل کی ترقی کرے۔ باب 26 اشعرا، آیات 88-89:

’’ جس دن مال اور اولاد کسی کے کام نہ آئے گی۔ لیکن صرف وہی جو اللہ کے پاس سچے دل کے ساتھ آتا ہے۔"

آخر میں، جو شخص دونوں جہانوں میں امن کا خواہاں ہے، اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو ان طریقوں سے استعمال کرتے ہوئے جو اس کی خوشنودی کے لیے دی گئی ہیں، خلوص کے ساتھ اطاعت کرے۔ باب 16 النحل، آیت 97:

" جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی بسر کریں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔ "

اور باب 20 طہ، آیت 124:

"اور جو میری یاد سے منہ موڑے گا، اس کی زندگی تنگدستی سے گزرے گی۔"

المومن - وفادار

اگلا الہی نام المومن ہے جس کا مطلب ہے وفادار۔ اس الہی نام کے کئی ممکنہ معنی ہیں۔ ایک یہ کہ وفادار وہ ہے جو لوگوں کو ایمان عطا کرتا ہے۔ وفادار بھی وہی ہے جو دنیا اور آخرت میں اپنے وفادار بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔ درحقیقت دونوں جہانوں کی تمام حفاظت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اگر کوئی مسلمان یہ تحفظ چاہتا ہے تو اسے اطاعت کے اس عہد کا وفادار ہونا چاہیے جو اس نے اللہ تعالیٰ سے لیا تھا، جس میں اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کرنا شامل ہے۔ بدلے میں وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا اور دونوں جہانوں میں ان کی حفاظت کرے گا۔ باب 2 البقرہ، آیت 40:

‘‘میرے عہد کو پورا کرو کہ میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔’’

اور باب 65 میں طلاق، آیت 2:

‘‘اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔’’

تمام مخلوقات کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے ساتھ کیے گئے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے ان کے ساتھ وفادار رہنا چاہیے۔ مخلوق کو دھوکہ دیتے ہوئے یا بدسلوکی کرتے ہوئے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفادار نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا

ہے اس فرض کو پورا کرنا اللہ تعالیٰ سے وفاداری کا حصہ ہے۔ ایک مسلمان دوسروں کو ان کے زبانی اور جسمانی نقصان سے بچاتا ہے۔ سنن نسائی نمبر 4998 میں موجود حدیث کے مطابق یہ درحقیقت ایک سچے مسلمان اور مومن کی نشانی ہے۔ ایک مسلمان دوسروں کو اس کی مخلصانہ اطاعت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حفاظت حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور اس کی نافرمانی سے خبردار کرتا ہے۔

المحیمین - نگران

اگلا الہی نام المحیمین ہے جس کا مطلب نگران ہے۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی غیبی بصیرت ہر چیز پر محیط ہے قطع نظر اس کی جسامت یا مقام۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے اعمال کا گواہ ہے۔ وہ ان کے ظاہری جسمانی اعمال اور اندرونی پوشیدہ ارادوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ کوئی چیز اس کی الہی نظر سے نہیں بچ سکتی۔

لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کوشش کرے تاکہ وہ اس درجہ تک پہنچ جائے جہاں وہ نظرِ الٰہی سے مسلسل چوکنا رہے۔ صحیح مسلم نمبر 99 میں ایک حدیث میں اس درجے کو ایمان کی فضیلت کہا گیا ہے۔ جب کوئی شخص الہی نظارے سے پوری طرح واقف ہوتا ہے تو یہ اسے گناہ کرنے سے روکتا ہے اور عمل صالح کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی روح کا نگران ہو اور اپنے آپ کو مسلسل پیش نظر رکھے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ غافل نہ ہو جائیں۔ جیسا کہ گناہ کی اصل وجہ غفلت ہے۔ جو اپنا محاسبہ کرے گا وہ قیامت کے دن اپنا احتساب آسان پائے گا۔ جو شخص اپنے آپ کو اس طرح نہیں دیکھے گا وہ بغیر احساس کے گناہ کرے گا۔ ایک مسلمان کو یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ وہ اپنی زیر نگرانی تمام لوگوں پر کڑی نظر رکھیں اور انہیں اس کے مطابق نصیحت کریں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو دی گئی ذمہ داری ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابوداؤد نمبر 2928 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

العزیز - تمام غالب

اگلا الہی نام العزیز ہے جس کا مطلب ہے تمام غالب۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز پر قادر ہے، جو حقیقت میں طاقت اور طاقت کا مالک ہے۔ کوئی اور جس کے پاس طاقت ہے وہ صرف اس لیے کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے۔ اس دنیا اور آخرت میں کوئی ایٹم ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اختیار سے بچ سکے۔

چونکہ تمام طاقت اللہ تعالیٰ کی ہے، اس لیے ایک مسلمان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ اعمال صالحہ کرنے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس سے ان کے دل میں غرور کا کوئی امکان ختم ہو جائے گا۔ ایک ایٹم کی قیمت انسان کو جہنم میں لے جانے کے لیے کافی ہے۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 266 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ ان کا ایمان مضبوط ہو جائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے۔ تب ہی انہیں مضبوط ایمان حاصل ہوگا جو ان کو تمام مشکلات پر قابو پانے میں مدد دے گا تاکہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں جبکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ سچی اطاعت صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے میں ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرنا شامل ہے۔ باب 3 علی عمران، آیت 31:

’’کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔‘‘

اللہ تعالیٰ کو سچا جاننا، غالب ہے، مسلمان کو گناہوں سے روکنا چاہیے۔ جیسا کہ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، جب کوئی

مسلمان اس الہی نام کو اپنے دل میں کندہ کرتا ہے تو یہ انہیں ظلم کرنے اور دوسروں پر ظلم کرنے سے روکتا ہے۔ وہ اس بات سے پوری طرح واقف ہو جاتے ہیں کہ اگر کوئی اتنا طاقتور شخص نہ ہو کہ ان سے انصاف طلب کر سکے تو اللہ تعالیٰ ان سے ضرور حساب لے گا اور انہیں دونوں جہانوں میں سزا دے گا۔ جیسا کہ صحیح مسلم نمبر 6579 میں موجود ایک حدیث سے ثابت ہے کہ دوسروں پر ظلم کرنے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں جہنم میں ڈال دے گا۔

الجبار - مجبور کرنے والا

اگلا الہی نام الجبار ہے جس کا مطلب ہے مجبور کرنے والا۔ اس کا مطلب وہ ہو سکتا ہے جو کسی کام کو پورا کرنے کے لیے بے مثال قوت استعمال کرتا ہے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی طاقت، طاقت یا قوت نہیں۔

جب کوئی مسلمان اللہ کو جانتا ہے کہ وہ زبردست ہے، تو وہ مخلوق میں کسی چیز سے نہیں ڈرے گا کیونکہ صرف وہی اللہ کی مرضی ہے جو عمل میں آتی ہے۔ مزید برآں، یہ الہی نام مسلمانوں کو امید بخشتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ خواہ انہیں کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار رہیں، اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے پرہیز کرتے ہوئے اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا۔ وہ کسی نہ کسی طرح کامیاب ہوتے ہیں۔ تخلیق کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکے گی۔ باب 65 میں طلاق، آیت 2:

‘‘اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔’’

اس اسم الٰہی پر غور کرنے سے گناہوں سے بھی بچا جاتا ہے۔ بحیثیت مسلمان اس بات پر پختہ یقین رکھتا ہے کہ وہ لوگوں کے انصاف سے خواہ کتنے ہی محفوظ کیوں نہ ہوں کوئی طاقت انہیں مجبور کے انصاف سے محفوظ نہیں رکھ سکے گی۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر مجبور ہو کر اس نام الٰہی پر عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کے پیچھے بے مثال قوت کے خوف سے اپنی شیطانی خواہشات پر قابو پا لے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے پر کوئی بری چیز غالب نہیں آسکتی کیونکہ انہیں براہ راست مجبور کی طرف سے طاقت ملتی ہے۔ باب 15 الحجر، آیت 42:

بے شک میرے بندے ان پر تیرا کوئی اختیار نہیں ہوگا‘‘۔’’

المتکبیر - فخر کرنے والا

اگلا الٰہی نام المتکبیر ہے جس کا مطلب ہے فخر کرنے والا۔ تکبر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کی اعلیٰ اور لامحدود عظمت، عظمت، جلال اور عظمت کی وجہ سے جو کسی بھی عیب اور عیب سے پاک ہے۔

کسی بھی مخلوق کو فخر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ حقیقت میں ان کے پاس فخر کرنے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ان کے پاس جو بھی خوبی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور نے پیدا کی ہے اور عطا کی ہے۔ نیک کام کرنے اور گناہوں سے بچنے کی ترغیب، علم، طاقت اور موقع صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ غرور سے بچنا چاہیے کیونکہ جس کے پاس ذرہ برابر بھی ہے وہ جہنم میں جائے گا۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 266 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

چونکہ غرور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، لہٰذا مسلمانوں کو عاجزی اختیار کرنی چاہیے۔ اس عاجزی کا مظاہرہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرتے ہوئے کرنا چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کا ایک اہم پہلو ہے، جس پر ایک مسلمان پہنچ سکتا ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایسی عاجزی کا مظاہرہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرمائے گا۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 6592 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے دوسروں کے لیے کمزوری کے بغیر عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اپنی زندگی یا زندگی کے آخری نتیجے کے طور پر اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر نہیں سمجھنا چاہیے۔ دوسروں کا نامعلوم ہے .عاجزی کا ایک پہلو سچائی کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے قطع نظر اس کے کہ یہ کس کی طرف سے ہے۔

الخالق – خالق اور الباری – بنانے والا اور الموسویر – وضع کرنے والا

مندرجہ ذیل الہی ناموں کو ایک ساتھ گروپ کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ الخالق ہے جس کا مطلب ہے پیدا کرنے والا، الباری جس کا مطلب ہے بنانے والا اور الموسویر کا مطلب ہے وضع کرنے والا۔

خالق وہ ہے جو کسی چیز کو وجود میں لاتا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق نہیں، کیونکہ وہ واحد ہے جو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر پیدا کرتا ہے۔ دوسری طرف، ایک موجد صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے چیزیں ایجاد کرتا ہے۔ باب 37 صفات، آیت 96:

"جب کہ اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور جو کچھ تم کرتے ہو؟"

بنانے والا وہ ہے جو تمام مخلوقات کو ترتیب دیتا ہے اور ان کو ان شکلوں کے حصول کے لیے تیار کرتا ہے جو اس نے ان کے لیے منتخب کیے ہیں جو اگلے الہی نام سے جڑے ہوئے ہیں جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے یعنی فیشنر۔

خالق چیزوں کو ظاہر کرتا ہے۔ بنانے والا ان کی شکل، صورت اور تخلیق کے وقت کا انتخاب کرتا ہے۔ فیشن بنانے والا اپنی الہٰی مرضی کے مطابق تخلیق کو وضع کرتا ہے۔

ان الہی ناموں کو سمجھنے کے بعد ایک مسلمان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو پیدا کیا اور اس کا انتظام کیا ہے تو وہ انسان کے مسائل کو حل کرنے پر اس سے زیادہ قادر ہے۔ اس کے علاوہ یہ نام اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پیدا کرنے والا اور چننے والا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے انتخاب کو چیلنج نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا. اس لیے بہتر ہے کہ فرمانبرداری اور صبر کے ساتھ راحت کا انتظار کریں، یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے بہترین فیصلہ کرتا ہے خواہ یہ حکمت ان پر ظاہر نہ ہو۔ مسلمان کم نظر ہونے کے ناطے اس خالق پر بھروسہ کرنا بہتر ہے جس کی حکمت کی کوئی حد نہیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

الغفار - سب بخشنے والا

اگلا الہی نام الغفار ہے جس کا مطلب ہے اکثر معاف کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے عیبوں کو چھپاتا اور چھپاتا ہے بغیر کسی سزا کے اور نہ ہی ان کے خلاف کسی بھی طرح سے روک لگاتا ہے۔ وہ کسی شخص کے چھپے ہوئے خیالات کو بے نقاب کیے بغیر یا سزا دئیے بغیر چھپاتا اور معاف کر دیتا ہے۔ اگر کسی شخص کے گزرتے ہوئے خیالات دوسرے لوگوں کے سامنے آ جائیں تو وہ بلاشبہ ان سے نفرت کریں گے۔

ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ کفر کی طرف لے جاتا ہے۔ باب 12 یوسف، آیت 87:

اور اللہ کی طرف سے راحت سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ کی راحت سے کافروں کے سوا ’’ کوئی مایوس نہیں ہوتا۔"

ایک مسلمان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش لامحدود ہے جبکہ اس کے گناہ ہمیشہ محدود رہیں گے۔ محدود کبھی بھی لامحدود پر قابو نہیں پا سکتا۔ لیکن یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہے جو سچے دل سے توبہ کرتا ہے نہ کہ اس شخص پر جو یہ یقین کر کے گناہ کرتا رہتا ہے کہ اسے معاف کر دیا جائے گا۔ یہ محض خواہش مندانہ سوچ ہے اللہ تعالیٰ کی بخشش کی حقیقی امید نہیں۔ سچی توبہ میں پچھتاوا، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، اور اگر ضروری ہو تو لوگوں سے دوبارہ اسی یا اس سے ملتے جلتے گناہوں سے باز رہنے کا خلوص دل سے وعدہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احترام میں جو حقوق پامال ہوئے ہیں ان کی تلافی کرنا شامل ہے۔ لوگ

مسلمانوں کو چاہیے کہ دوسروں کی غلطیوں کو نظر انداز کر کے اور معاف کر کے اس بابرکت نام پر عمل کریں۔ یہ سمجھنا منطقی ہے کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی بخشش چاہتا ہے تو اسے دوسروں کو معاف کرنا سیکھنا چاہیے۔ باب 24 النور، آیت 22:

"... اور وہ معاف کر دیں اور نظر انداز کر دیں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

آخر کار، جس طرح اللہ تعالیٰ کسی شخص کے پوشیدہ خیالات کو چھپاتا ہے، اسی طرح ایک مسلمان کو چاہیے کہ جب مناسب ہو، دوسروں کے عیبوں کو چھپائے۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ان کے عیبوں کو چھپا دے گا۔ صحیح مسلم نمبر 6853 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

القہار - غالب

اگلا الہی نام القہار ہے، جس کا مطلب غالب ہے۔ کے سلسلے میں

اللہ تعالیٰ وہ ہے جو لامحدود قوت و اختیار کے ذریعے ظاہری طور پر اور باطنی طور پر لامحدود علم و آگاہی کے ذریعے ہر چیز پر غالب ہے۔

جو مسلمان اللہ تعالیٰ کے ظاہری اور باطنی غلبہ کو اپنی مخلوق پر سمجھتا ہے وہ ہر قسم کی نافرمانی سے باز رہے گا۔ وہ یہ جانتے ہوئے بھی دوسروں پر ظلم نہیں کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی غالب قوت سے نہیں بچ سکتے، خواہ وہ دنیا داروں کی طاقت سے بچ جائیں، جیسے کہ پولیس۔

ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت کے ذریعے اپنی باطنی برائیوں اور باطل خواہشات پر غلبہ حاصل کرتے ہوئے اس اسم الٰہی پر عمل کرنا چاہیے جو صرف اس کی مخلصانہ اطاعت سے حاصل ہوتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرنا شامل ہے۔ انہیں اس طاقت کو ان تمام چیزوں کو دور کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہئے جو انہیں اللہ تعالیٰ سے جڑنے سے روکتی ہیں۔ اس کی جڑ اسلامی علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ علم باطل اور بری خواہشات کے منفی نتائج کو بے نقاب کرتا ہے۔ یہ انہیں ترک کرنے کی ترغیب دے گا۔ باب 64 تغابن، آیت 16:

’’اور جو شخص اپنے نفس کی بخل سے محفوظ رہا، وہی فلاح پانے والے ہیں۔ ‘‘

ہر چیز پر غالب وہی ہے جو ایک مسلمان کو دونوں جہانوں میں پیش آنے والی تمام مشکلات پر قابو پانے کی طاقت فراہم کر سکتا ہے۔ صرف وہی ہے جو انہیں نیک اعمال کرنے اور گناہوں

سے بچنے کی طاقت فراہم کر سکتا ہے۔ ایک مسلمان کو دائمی کامیابی حاصل کرنے کے لیے یہ تینوں عناصر مل کر درکار ہیں اور یہ اس مسلمان کو عطا کیے جائیں گے جو خلوص کے ساتھ غالب، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔

الوہاب - عطا کرنے والا

اگلا الہی نام الوہاب ہے جس کا مطلب ہے عطا کرنے والا۔ کے سلسلے میں

اللہ تعالٰی وہ ہے جو بے حد فضل والا ہے اور بغیر کسی معاوضہ اور ظاہری وجہ کے احسانات اور نعمتیں عطا کرتا ہے۔ وہ بغیر مانگے دل کھول کر دیتا ہے۔

جو مسلمان اس الہی نام کو سمجھتا ہے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے فضل اور برکت کی تلاش میں رہے گا، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ عطا کرنے والا مانگنا پسند کرتا ہے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 3571 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ جو شخص عطا کرنے والے سے فضل چاہتا ہے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ یہ اس کی نافرمانی سے حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نافرمانی سے حاصل ہونے والی دنیاوی نعمتیں دونوں جہانوں میں اپنے مالک کے لیے بوجھ بن جائیں گی۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ عطا کرنے والے کے احکام پر عمل کرتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرتے ہوئے اور صبر کے ساتھ تقدیر کا مقابلہ کرتے ہوئے اس سے فائدہ مند نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ جب ایک مسلمان صحیح معنوں میں سمجھتا ہے کہ تمام نعمتیں عطا کرنے والے کی طرف سے دی گئی ہیں تو وہ اس کا سچا شکر ادا کریں گے۔ یہ تب ہوتا ہے جب کوئی اپنے پاس موجود تمام نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ اس سے برکتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ باب 14 ابراہیم، آیت 7:

"اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ کروں گا۔"

ایک مسلمان کو اس اسم الٰہی پر عمل کرنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دوسروں کو دی گئی ہیں۔ جو دوسروں کو دیتا ہے اسے اس سے زیادہ دیا جائے گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ باب 2 البقرہ، آیت 245:

’’کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے لیے کئی گنا بڑھا دے؟ اور اللہ ہی ہے جو روکتا ہے اور کثرت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔‘‘

اگر چہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص اپنی نعمتوں کے بدلے میں کسی چیز کی خواہش کیے بغیر دوسروں کو نوازے، چاہے یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ ایک قسم کا بدلہ ہے۔ کوئی بھی کم نہیں، انسان کو چاہیے کہ اعلیٰ درجے کا ارادہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دوسروں کو اپنی نعمتیں دے، اور دنیاوی وجوہات کی بنا پر ایسا کرنے سے گریز کرے، کیونکہ اس سے دونوں جہانوں میں نقصان ہوتا ہے۔ اس کی تنبیہ جامع ترمذی نمبر 3154 میں موجود حدیث میں کی گئی ہے۔

ار رزاق - فراہم کرنے والا

اگلا الہی نام الرزاق ہے جس کا مطلب ہے رزق دینے والا۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کے لیے رزق کا خالق اور مختص کرنے والا ہے جس کی انہیں اپنے جسمانی اور روحانی ڈھانچے کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ درحقیقت صحیح مسلم نمبر 6748 میں موجود ایک حدیث کے مطابق تمام مخلوقات کا رزق زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مختص کیا گیا تھا۔

جو شخص اس الہی نام کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے گا کہ وہ ان کو فراہم کرے جیسا کہ اس نے ان کے پیدا ہونے سے پہلے ان کے لیے منصوبہ بنایا تھا۔ وہ اس بھروسہ کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حلال رزق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ثابت کریں گے اور ہر اس چیز سے پرہیز کریں گے جو حرام اور مشتبہ ہو۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ جیسا کہ لوگوں کو کھانے پینے کی شکل میں جسمانی رزق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح مسلمان کی روح کو بھی رزق کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رزق اسے مضبوط کرتا ہے اور اسے ابدی نعمتوں کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ رزق اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت کی صورت میں ہے جس میں اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کرنا شامل ہے۔ اس سب کی بنیاد اسلامی علم حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ روح کے اس اہم رزق کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے جسمانی جسم کے لیے بھی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں دو عناصر کو یاد رکھنا چاہیے۔ کسی کے ضامن رزق کو حاصل کرنے میں غیر قانونی اور غیر ضروری کوششیں نہ کریں۔ اور اس رزق کا غلط استعمال نہ کریں اور اسے ضائع نہ کریں۔

ایک مسلمان کو اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنے کفیلوں کی کفالت کرکے اپنا فرض ادا کرنا چاہیے۔ اس میں انہیں تعلیم کے ذریعے جسمانی اور روحانی دونوں طرح کی فراہمی شامل ہے۔ ایک مسلمان کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے لیے غربت سے ڈرے بغیر اپنی استطاعت کے مطابق ضرورت مندوں کے لیے ایسا ہی کرے۔ انہیں سنن ابوداؤد نمبر

میں موجود حدیث کو یاد رکھنا چاہیے، جس میں یہ نصیحت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس 4893
مسلمان کی ضرورت پوری کرے گا جو دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

الفتح - اوپنر

اگلا الہی نام الفتح ہے جس کا مطلب ہے کھولنے والا۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو مخلوق کے لیے خاص طور پر مصیبت کے وقت رحمت کے خزانے کھول دیتا ہے۔

جو شخص اس اسم الٰہی کو سمجھتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرے گا، یہ جانتے ہوئے کہ وہ اپنے لامحدود خزانے سے اسے عطا کر سکتا ہے۔ اس کو حاصل کرنے کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا مقابلہ کرنے کی صورت میں خلوص نیت سے اطاعت ہے۔ باب 65 میں طلاق، آیت 2:

‘‘اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔’’

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا اور پھر اس سے مشکل صورت حال سے نجات کی امید رکھنا محض حماقت ہے۔

ایک مسلمان کو اس نام الٰہی پر عمل کرنا چاہیے اور ان لوگوں کے لیے آسانیاں اور مواقع فراہم کرنا چاہیے جو اپنے پاس موجود وسائل کے مطابق، جیسے کہ جذباتی، جسمانی اور مالی مدد کر رہے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دوسروں کی مدد میں مصروف ہے، اس کو اللہ تعالیٰ کی مسلسل نصرت حاصل ہوگی۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 6853 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

آل علیم - سب کچھ جاننے والا

اگلا الٰہی نام العلیم ہے جس کا مطلب ہے سب کچھ جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے، اس کے علم سے کوئی چیز چھوٹ نہیں سکتی، خواہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں، خواہ وہ ظاہر ہو یا نہ ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم کی کوئی حد نہیں، اس کی نہ کوئی ابتدا ہے اور نہ انتہا اور یہ پیدائشی معنی ہے، اسے کسی نے نہیں دیا۔ ہر مخلوق جو علم رکھتی ہے اسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور نے عطا نہیں کیا ہے۔ تخلیق کا علم محدود ہے اور اس کی ابتدا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت انسان کے ظاہر اور باطن سے پوری طرح باخبر ہے۔

جو مسلمان اس اسمِ الٰہی کو سمجھے گا وہ ظاہری اور باطنی گناہوں سے باز رہے گا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے گا، یہ سب کچھ جانتا ہے اور ان کے اعمال کا جوابدہ ہوگا۔ اس کے علاوہ وہ دنیاوی مسائل کے بارے میں یہ سمجھ کر زور نہیں دیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان سے پوری طرح باخبر ہے اور مناسب وقت پر ان کا جواب دے گا۔

ایک مسلمان کو اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے دنیاوی اور دینی دونوں طرح کے مفید علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنا چاہیے جو تقویٰ کا راستہ ہے۔ یہی انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث ہیں جس کی طرف سنن ابن ماجہ نمبر 223 میں ایک حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ علم کے بغیر عمل گمراہی کا باعث ہے اور علم کے بغیر عمل کا کوئی فائدہ نہیں۔
باب 2 البقرہ، آیت 78:

" اور ان میں سے ان پڑھ بھی ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے سوائے خواہش کے خیال کے، لیکن وہ صرف گمان کرتے ہیں۔"

اور باب 62 الجمعہ، آیت 5:

ان لوگوں کی مثال جن کے پاس تورات کی ذمہ داری تھی اور پھر انہوں نے اسے نہیں سنبھالا، " اس گدھے کی سی ہے جو کتابوں کی کتابیں اٹھائے ہوئے ہے"۔

اس لیے ان دونوں کو یکجا کرنا چاہیے، علم سے شروع ہو کر عمل پر ختم ہو۔

القبید - ٹھیکیدار اور الباسط - توسیع کرنے والا

اللہ تعالیٰ، القاب الباسط ہے، جس کا مطلب ہے سکڑنے والا اور پھیلانے والا۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو آزمائشوں اور آزمائشوں سے کسی کی زندگی اور رزق کا معاہدہ کرتا ہے۔ اور صرف وہی ہے جو الہٰی نعمتوں اور مشکلات سے نجات کے ذریعے ان چیزوں کو وسعت دے سکتا ہے۔ ہر معاملے میں، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وہ مہیا کرتا ہے جو ان کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، بعض کا ایمان صرف اس صورت میں مضبوط رہے گا جب ان کی زندگیوں میں معاہدہ کیا جائے کیونکہ اگر وہ توسیع کے وقت پر پہنچ گئے تو وہ حد سے نکل جائیں گے جو انہیں جہنم میں لے جائے گا۔ اس کے برعکس، بعض کا ایمان تبھی مضبوط رہے گا جب وہ زندگی میں توسیع کا تجربہ کریں کیونکہ مشکلات ان کے ایمان کو متزلزل کرنے کا سبب بن سکتی ہیں جو بے صبری کا باعث بنتی ہیں اور انہیں جہنم میں لے جا سکتی ہیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی کا معاہدہ کرتا ہے جو اخلاص کے ساتھ اُس کی اطاعت میں ناکام رہتا ہے اور اُس کی اطاعت کرنے والے کی زندگی کو وسعت دیتا ہے، خواہ وہ مشکلات کا سامنا کرے۔ اس فرمانبرداری میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو انہیں عطا کی گئی ہیں ان طریقوں سے جو اس کو خوش کرتے ہیں۔ باب 16 النحل، آیت 97:

" جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی بسر کریں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔ "

اور باب 20 طہ، آیت 124:

"اور جو میری یاد سے منہ موڑے گا، اس کی زندگی تنگدستی سے گزرے گی۔"

جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھتا ہے وہ اس کے لیے شکر گزار ہوں گے کہ وہ جس صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے اور ہر حال میں وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہیں گے۔ سکڑاؤ کے وقت وہ صبر کریں گے اور توسیع کے وقت شکر گزار رہیں گے۔ صحیح مسلم نمبر 7500 میں موجود ایک حدیث کے مطابق جو اس طرح کا برتاؤ کرے گا وہ ہر حال میں برکت پائے گا۔ اس کے علاوہ، وہ اس کی مخلصانہ اطاعت کے ذریعے وسعت کی تلاش کریں گے کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ دنیاوی مال رکھنے سے امن نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہی وہ یہ حاصل کریں گے۔ باب 13 الرعد، آیت 28:

’‘بلاشبہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔’ ’

اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے ان تمام چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتی ہیں اور اپنی کوششوں کو ان چیزوں کی طرف بڑھانا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرتی ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اس مادی دنیا کی زیادتی کو کم سے کم کرکے اپنی زندگیوں کا معاہدہ کریں اور دوسروں کی زندگیوں کو وسعت دے کر ان کے اسباب کے مطابق فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اس کا ایک پہلو دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمت کی یاد دلانے کے ذریعے پھیلانا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی یاد دلانے کے ذریعے ان کے ساتھ معاہدہ کرکے اس میں توازن پیدا کرنا ہے۔ باب 3 علی عمران، آیت 110:

" تم بہترین امت ہو جو بنی نوع انسان کے لیے]مثال کے طور پر [پیدا کی گئی ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو...

الخفید - اباسر اور رفیع - بلند کرنے والا

اگلا الہی نام الخفید الرافی ہے،

اللہ عزوجل، ابسر اور بلند کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی نافرمانی کرنے والوں کو ذلیل کرنے والا ہے۔ اگر کوئی نافرمان کوئی دنیاوی کامیابی حاصل کر بھی لیتا ہے تو وہ بالآخر اس کے لیے لعنت بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو اس کی اطاعت کرنے والوں کو اس کے احکام کی تعمیل کرنے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرنے اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کرنے سے سرفراز کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک فرمانبردار مسلمان کو دنیا میں آزمائشوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ بالآخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دونوں جہانوں میں سرفراز ہوگا۔ باب 3 علی عمران، آیت 26:

" کہو اے اللہ، بادشاہی کے مالک، تو جسے چاہتا ہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہی چھین لیتا ہے، تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے پست کرتا ہے، تیرے ہاتھ میں ہی سب بھلائی ہے۔ آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔''

جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھتا ہے وہ مخلوق کو خوش کرنے یا دنیاوی چیزوں کے ذریعے دنیاوی کامیابی حاصل نہیں کرے گا اگر یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف لے جائے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ راستہ دونوں جہانوں میں ذلت اور رسوائی کا باعث ہے۔

ایک مسلمان کو اس اسم الٰہی پر عمل کرنا چاہیے ان چیزوں کی تعریف کرتے ہوئے جن کو اللہ تعالیٰ نے بلند کیا ہے اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے ان کو ناپسند کرتا ہے۔ یہ صرف الفاظ سے نہیں عمل سے ظاہر ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر، انہیں آخرت کے لیے تیاری کرنے کی سرگرمی سے کوشش کرکے اس کی تعریف کرنی چاہیے۔ اور انہیں اس مادی دنیا کی زیادتی کو ناپسند کرنا چاہیے، یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی توہین کی ہے کیونکہ یہ

ایک مسلمان کو آخرت کے لیے مناسب تیاری کرنے سے روکتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اپنی تمام کوششوں میں اونچا مقصد رکھنا چاہیے اور دنیاوی لذتوں کو حاصل کرنے اور اس سے لطف اندوز ہونے جیسے گھٹیا مقاصد اور آخری مقاصد کو اختیار کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ ایک شخص کی قدر اس کے مقصد کے برابر ہے۔ اگر ان کا مقصد بلند ہے تو وہ سربلند ہوں گے لیکن اگر ان کا مقصد پست ہے تو وہ ایک ذلیل اور بے معنی زندگی گزاریں گے۔ باب 95 ٹن میں، آیات 4-6:

" یقیناً ہم نے انسان کو بہترین قد و قامت پر پیدا کیا ہے۔ پھر ہم اسے پست سے نیچے کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان کے لیے بے روک ٹوک اجر ہے۔

السمی - سب سننے والا اور البصیر - سب کچھ دیکھنے والا

اگلا الہی نام السمی البصیر ہے جس کا مطلب ہے سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا۔

کوئی بھی چیز خواہ اس کی جسامت اور محل وقوع سے قطع نظر اللہ تعالیٰ کی نظر اور سماعت کی دسترس سے باہر نہیں ہے۔

جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھے گا وہ اپنے افعال و کلام میں انتہائی محتاط ہوگا۔ اسی طرح جب کوئی شخص اپنے اعمال پر چوکنا ہو جاتا ہے جب وہ سماعت میں ہوتے ہیں اور کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہیں جس کا وہ احترام کرتے ہیں یا ان سے ڈرتے ہیں ایک سچا مسلمان ان کے طرز عمل پر چوکنا رہتا ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ کوئی قول یا عمل اللہ تعالیٰ سے بچ نہیں سکتا۔ درحقیقت اس طریقے پر عمل کرنا ہی ایمان کا اعلیٰ درجہ ہے جسے صحیح مسلم کی حدیث نمبر 99 میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ اگر کوئی اس طرز عمل پر ثابت قدم رہے تو وہ آخرکار وہ ایمان کی فضیلت کو پہنچ جائیں گے جس کے ذریعے وہ نماز جیسے اعمال انجام دیتے ہیں، گویا وہ اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرتے ہیں، اپنے باطن اور ظاہر کو مسلسل دیکھتے رہتے ہیں۔ یہ رویہ گناہوں کو روکے گا اور خلوص نیت سے اعمال صالحہ کرنے کی ترغیب دے گا۔

اس کے علاوہ، یہ الہی نام مسلمانوں کو حوصلہ دیتا ہے کہ جب بھی انہیں کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو کبھی بھی امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اس طرح یقین کریں کہ کوئی بھی ان کی خبر نہیں رکھتا یا ان کی پرواہ بھی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ بلاشبہ ان کی تکلیف کو سنتا اور دیکھتا ہے اور اس وقت جواب دیتا ہے جو اس کے بندے کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ باب 40 غافر، آیت 60:

اور تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان دونوں حواس کو استعمال کرتے ہوئے اس اسم الٰہی پر عمل کرنا چاہیے۔ یعنی حرام اور لغو باتوں کو نہیں دیکھنا چاہیے اور نہ ہی حرام اور لغو باتوں کو سننا چاہیے۔ اس کے بجائے انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں استعمال کرنا چاہیے۔ فضول چیزوں سے بچنا ضروری ہے کیونکہ وہ اکثر حرام کی طرف پہلا قدم ہوتے ہیں۔ یہ صحیح بخاری نمبر 6502 میں موجود حدیث پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ نصیحت کرتا ہے کہ جب کوئی فرد فرائض کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجا لاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رضاکارانہ طور پر نیک کاموں میں کوشش کرتا ہے۔ اعلیٰ، وہ ان کے حواس جیسے کہ ان کی بصارت اور سماعت کو طاقت دیتا ہے تاکہ وہ ان کو صرف اس کی خواہش اور رضا کے مطابق استعمال کریں۔ انسان کو چاہیے کہ ان دونوں حواس کو صحیح طریقے سے استعمال کرے تاکہ وہ اپنے اردگرد ہونے والی تمام چیزوں سے فائدہ اٹھا سکے، کیونکہ ہر واقعہ، واقعہ اور لمحہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے۔ ایک پیغام جب سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے تو وہ دونوں جہانوں میں بھلائی کا باعث بنتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ خود میں جذب ہونے کو ترک کردے تاکہ وہ صرف اپنے مسائل اور مسائل کو سننے اور ان کا مشاہدہ کرنے سے گریز کریں۔

الحکم - منصف اور العدل - عادل

اگلا الٰہی نام الحکم العدل ہے جس کا مطلب ہے منصف اور انصاف کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو اپنی مخلوق کے اعمال کا فیصلہ کرتا ہے اور ہر چیز کے نتائج کو انصاف کے ساتھ چنتا ہے۔ وہ مسلمان جو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف انصاف کے ساتھ کام کرتا ہے وہ ہمیشہ اپنے انتخاب پر راضی رہے گا اور اس لیے وہ مشکل میں صبر اور خوشگوار حالات میں شکر ادا کرے گا۔ عدل و انصاف پر راضی رہنے والا دنیا اور آخرت میں امن پائے گا۔

ایک مسلمان کو اپنے ساتھ اور دوسروں کے معاملات میں ہمیشہ انصاف سے کام کرتے ہوئے اس نام الٰہی پر عمل کرنا چاہیے۔ اس میں اسلام کی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ، برگزیدہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اپنے اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی بھی شامل ہے، چاہے یہ کسی کی خواہشات یا دوسروں کی خواہشات کے خلاف ہو۔ باب 4 النساء، آیت 135:

’’اے ایمان والو، انصاف پر ثابت قدم رہو، اللہ کے لیے گواہ بنو، خواہ وہ تمہارے اپنے یا والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہو۔ کوئی امیر ہو یا غریب، اللہ دونوں کا زیادہ حقدار ہے۔ لہٰذا [ذاتی] جھکاؤ کی پیروی نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ تم انصاف پسند نہ ہو جاؤ۔‘‘

باطنی اور ظاہری طور پر جو نعمتیں عطا کی گئی ہیں ان کے بارے میں انصاف کرنا چاہیے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ ظلم تب ہوتا ہے جب کوئی ان نعمتوں کا غلط استعمال کرے۔ جیسا کہ صحیح بخاری نمبر 2447 میں موجود ایک حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے کہ ناانصافی آخرت میں اندھیروں کا باعث بنتی ہے ۔ لہٰذا عدل و انصاف سے کام لینے والے کو دونوں جہانوں میں نور عطا کیا جائے گا جو کامیابی اور امن کی طرف رہنمائی کرے گا۔

اس کو حاصل کرنے والا مکمل متوازن مومن بن جائے گا۔ یہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت۔

الطیف - لطیف

اگلا الہی نام الطیف ہے جس کا مطلب لطیف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح لطیف ہے جس طرح وہ اپنے احکام کے ذریعے مخلوق کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کے بندوں کے عزم کو جانچنے کے لیے اس کے احکام کے فوائد اور حکمتیں جان بوجھ کر ظاہر نہیں ہوتیں۔ اس لیے جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھے گا وہ مشکل کے وقت صبر کرے گا اور آسانی کے وقت شکر ادا کرے گا، ان نعمتوں کو استعمال کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کو راضی ہے، اس بات پر مکمل یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر فرمان کو بلند، بہت سے باریک فائدے ہیں جو ان سے ظاہر نہیں ہیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

ایک مسلمان کو دکھاوے سے بچنے کے لیے جہاں بھی ممکن ہو ان کو نجی رکھ کر اپنے انجام پانے والے اچھے کاموں میں لطیف ہو کر اس الہی نام پر عمل کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ، انہیں اپنے ذرائع کے مطابق، ایسے لطیف طریقوں سے دوسروں کی مدد کرنی چاہیے جس سے ضرورت مند ان کا مقروض محسوس نہ کرے، اور نہ ہی وہ ان کی مدد مانگتے ہوئے کسی طرح سے شرمندہ ہوں۔ اور نہ ہی مددگار کو دوسروں کو ان کی مدد کی یاد دلانا چاہئے، کیونکہ یہ لطیف طریقے سے دوسروں کی مدد کرنے سے متصادم ہے۔

الخبیر - سب باخبر

اگلا الہی نام الخبیر ہے، جس کا مطلب ہے باخبر۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے جس میں انسان کی باطنی نیت اور احساسات اور اس کے ظاہری اعمال بھی شامل ہیں۔

جو مسلمان اس بات کو سمجھے گا وہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہ نہ صرف اعمال صالحہ انجام دیں گے بلکہ صحیح نیت کے ساتھ یہ جانتے ہوئے بھی کریں گے کہ وہ لوگوں کو بے وقوف بنا سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کی نیت اور باطنی حالت سے پوری طرح باخبر ہے اور ان کا محاسبہ کرے گا۔ اس کے مطابق.

ایک مسلمان کو چاہیے کہ اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے مفید دنیاوی اور دینی علم حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اس پر خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عمل کرے۔ اس کے علاوہ انہیں اپنی باطنی اور ظاہری حالتوں کی مسلسل نگرانی کرنی چاہیے۔ اس کے ذریعے وہ اپنے عیوب سے واقف ہوں گے اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں گے۔ ایک مسلمان کو اپنی تخلیق کے مقصد سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔ اس کے بجائے انہیں پوری آگاہی کے ساتھ زندگی گزارنی چاہیے اور اس لیے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا چاہیے، اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرتے ہوئے اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرنا چاہیے۔

الحلیم - نرمی کرنے والا

اگلا الہی نام الحلیم ہے، جس کا مطلب ہے نرمی کرنے والا۔

اللہ تعالیٰ نرمی کی وجہ سے اس کے لیے عذاب میں جلدی نہیں کرتا۔ اس کے بجائے وہ انہیں خلوص دل سے توبہ کرنے اور اپنے طرز عمل کو درست کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ باب 16 النحل، آیت 61:

" اور اگر اللہ لوگوں پر ان کے ظلم کا الزام لگاتا تو اس پر کسی جاندار کو نہ چھوڑتا، لیکن وہ ان کو ایک خاص مدت کے لیے مہلت دیتا ہے۔ اور جب ان کی میعاد آ جائے گی تو نہ وہ ایک گھڑی پیچھے رہیں گے اور نہ آگے بڑھیں گے۔

جو مسلمان اس بات کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی امید نہیں چھوڑے گا بلکہ حد سے تجاوز بھی نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر خواہش مندانہ سوچ اختیار کرے گا، انہیں کبھی عذاب نہیں دے گا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ سزا میں صرف تاخیر ہوتی ہے جب تک وہ سچے دل سے توبہ نہیں کرتے۔ پس یہ الہی نام ایک مسلمان میں امید اور خوف پیدا کرتا ہے۔ ایک مسلمان کو اس تاخیر کو توبہ کرنے اور نیک کاموں کی طرف جلدی کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

ایک مسلمان کو اس الٰہی نام پر لوگوں کے ساتھ نرمی برتتے ہوئے عمل کرنا چاہیے، خاص طور پر جب وہ برے کردار کا مظاہرہ کریں۔ انہیں دوسروں کے ساتھ نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہئے جس طرح وہ اللہ تعالیٰ سے ان کی غفلت کے لمحات میں ان کے ساتھ نرمی برتنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہیں اپنی بری خصوصیات کے ساتھ نرمی نہیں برتنی چاہئے یہ جانتے ہوئے کہ گناہوں کی سزا میں تاخیر ہوتی ہے جب تک کہ وہ سچے دل سے توبہ نہ کر لیں

تب تک ہمیشہ کے لئے ترک نہیں کیا جاتا۔ انہیں بھی چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق برائی کا جواب اچھائی سے دیتے ہوئے نرمی پر ثابت قدم رہیں۔ باب 41 فصیلات، آیت 34:

اور اچھے اور برے کام برابر نہیں ہیں۔ برائی کو اس]عمل [سے دفع کرو جو بہتر ہو۔ پھر جس " کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ گویا ایک مخلص دوست ہو گا۔

العظیم - زبردست

اگلا الہی نام العظیم ہے جس کا مطلب ہے زبردست۔ اللہ تعالیٰ صفات اور جوہر میں سب کے ادراک اور سمجھ سے بالاتر ہے۔

جو اس اسم الٰہی کو سمجھے گا وہ ان تمام چیزوں کا مشاہدہ کرے گا جو اللہ تعالیٰ سے مربوط نہیں ہیں، چھوٹی اور معمولی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام اور ممانعتیں ان کی نظر میں زبردست ہوں گی اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جلدی کرتے ہیں، اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرتے ہوئے اور تقدیر کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے ان تمام چیزوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے جو رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ وہ اس کام میں.

ایک مسلمان کو چاہئے کہ اس اسم الٰہی پر عاجزی اختیار کرتے ہوئے عمل کرے کیونکہ سب اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے عاجزی کرتے ہیں۔ انہیں کمزوری کی علامت ظاہر کیے بغیر اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے لیے عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ درحقیقت جامع ترمذی نمبر 2029 میں موجود ایک حدیث کے مطابق جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا۔ ایک مسلمان کو بھی چاہیے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عمل کر کے اپنی خواہشات کو زبردست بنائے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ وہ ایک قادر مطلق بادشاہ کے سامنے ایک عظیم مقام تک پہنچ جائے۔ باب 54 القمر، آیت 55:

"ایک خودمختار، قابلیت میں کامل کے قریب اعزاز کی نشست میں۔"

ایش شکور - تعریف کرنے والا

اگلا الہی نام اش شکور ہے جس کا مطلب ہے تعریف کرنے والا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مطابق ان کو انعام دیتا ہے۔ یہ کوششوں کی قدر کرتا ہے۔ اپنے بندوں کی مخلصانہ جنہوں نے انہیں فراہم اللہ تعالیٰ کی لامحدود رحمت سے، جیسا کہ وہ ایک ہے۔ بطور اشارہ ہے۔ اب بھی ان کی وہ ، اور ابھی تک اس کی اطاعت کرنے کا موقع علم، طاقت، الہام کے ساتھ کیا۔ حقیقت کو سمجھے گا اور ان کو اس کا بدلہ دیتا ہے۔ جو مسلمان اس کوششوں کی تعریف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق۔ اس شکر گزار ہوگا۔ استعمال کرکے اپنے پاس موجود نعمتوں کو وہ سے برکتوں میں اضافہ ہوگا۔ باب 14 ابراہیم، آیت 7:

"اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ کروں گا۔"

قدر کرتے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی اسم الٰہی پر ایک مسلمان کو اس چاہیے ہوئے عمل کرنا چاہیے۔ اسے دل سے تسلیم کر کے اور اپنی نیت کو درست کر کے کرنا تاکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کرے۔ انہیں اپنے الفاظ کے ذریعے شکرگزاری کا اظہار کرنا چاہیے کہ وہ اس کو خوش کرنے کے طریقوں سے بولیں یا خاموش رہیں، اور جیسا کہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ان کے پاس موجود کے ذریعے ۔ پہلے ذکر کیا گیا ہے، اپنے اعمال یہاں تک کہ اگر کوئی شخص شکر گزاری کے تمام مختلف صحیح استعمال کرتے ہوئے نعمتوں کا درجات حاصل کر لے تو اسے یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اس کی رحمت کے بغیر ممکن نہیں، کیونکہ شکر کرنے کی طاقت، موقع، الہام، صلاحیت اور علم سب اللہ کی طرف سے ہے۔ سربلند اس حقیقت کو سمجھنا انسان کو غرور سے دور رکھے گا۔

حضور تعریف کرنی چاہیے۔ انہیں لوگوں کی طرف سے کیے گئے احسانات کی ، اس کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 1954 میں موجود ایک حدیث میں تنبیہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ تمام جو لوگوں کا احسان مند نہیں۔ فرمائی ہے کہ

انسان تک نعمتوں کو پھر بھی مخلوق ان ، کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں نعمتوں بھیجنے والے کا شکر گزار کے رسول کا شکر ادا کرنا ہی درحقیقت ہے۔ نعمت پہنچاتی ہے۔ پس عزت کی جاتی ہے بادشاہ کی جب ایک سفیر نعمت کا یعنی اللہ تعالیٰ۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے۔ ہوں۔ کاوشوں کی قدر کرتا ہے کیونکہ وہ بادشاہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی لوگوں کے مان سکتا ہے کہ وہ ان کی کاوشوں کا سرچشمہ ہے تو ایک مسلمان کیسے وہ حالانکہ ہیں ؟ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے کم ہیں افضل احسانات کی قدر کرنے سے کسی حد تک کیونکہ اس میں خواہشات کو ترک کرنا اور ہر نعمت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق استعمال کرنا شامل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے بندوں کی خصوصیت ہے۔ باب 34 سبا، آیت 13:

‘‘اور میرے بندوں میں سے بہت کم شکر گزار ہیں۔’’

آل علی - وہ جو سب سے اعلیٰ ہے۔

اگلا الٰہی نام آل علی ہے، جس کا مطلب ہے اعلیٰ ترین۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات لامحدود بلند ہیں اور تمام مخلوقات کی پہنچ اور سمجھ سے باہر ہیں۔ جو اس اسم الٰہی کو سمجھے گا وہ صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا کیونکہ اس سے زیادہ کسی کا اختیار، طاقت یا کنٹرول نہیں ہے۔

ایک مسلمان کو اپنے مقاصد اور امنگوں کو بلند کرتے ہوئے اس نام الٰہی پر عمل کرنا چاہیے تاکہ وہ اس مادی دنیا سے آگے بڑھ کر آخرت کی طرف متوجہ ہوں۔ اس سے بھی بلند تر وہ آرزو ہے جو پوری طرح اللہ تعالیٰ پر مرکوز ہے اور کچھ نہیں۔ ایک مسلمان کو بھی چاہیے کہ اس اسمِ الٰہی پر اپنے اخلاق کو بلند کرتے ہوئے عمل کریں تاکہ وہ برے اور بے بنیاد کردار سے آگے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں۔ باب 68 القلم، آیت 4:

‘‘اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔’’

یہ اعلیٰ کردار اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی مخلصانہ اطاعت کے ذریعے ظاہر کیا جانا چاہیے جس میں اس کے احکام کو پورا کرنا، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کرنا ہے اور یہ لوگوں کو دکھانا چاہیے کہ وہ کیسا سلوک کرنا چاہتا ہے۔ لوگوں کی طرف سے علاج.

الحافظ - دی گارڈین

اگلا الہی نام الحافظ ہے جس کا مطلب ہے سرپرست۔ اس کا مطلب ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مخلوق کی حفاظت اور حفاظت کرتا ہے اور ان کا خاص خیال رکھتا ہے۔ وہ فرمانبرداروں کو شیطان کی چالوں اور جال سے بچاتا ہے اور نافرمانوں کو اپنے فوری عذاب سے بچاتا ہے تاکہ انہیں سچے دل سے توبہ کرنے کا موقع فراہم کرے۔

ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فراہم کردہ اسباب کو استعمال کرتے ہوئے اس نام الٰہی پر عمل کرنا چاہیے، لیکن ہر حال میں اس کی نگہبانی اور انتخاب پر بھروسہ کرنا چاہیے اور ہر صورت اور نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے، خواہ وہ کچھ انتخاب کے پیچھے حکمت کا مشاہدہ نہ کرے۔ اس سے صبر اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر قناعت کی ترغیب ملتی ہے۔ باب 65 طلاق، آیت 3 میں:

اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہے"۔"

ایک مسلمان کو یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ وہ گمراہی اور عذاب سے صرف سرپرست یعنی اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رہیں گے۔ یہ فخر کے تمام نشانوں کو دور کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ وہ اس کی مخلصانہ اطاعت کے ذریعے اس کی حفاظت تلاش کریں۔ ایک مسلمان کو اس اسم الٰہی پر عمل کرنا چاہیے کہ وہ اپنے پاس موجود ہر امانت کی حفاظت کرے جیسے کہ ان کی نعمتوں کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق استعمال کرتے ہوئے۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنے افعال و کلام کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ رکھیں۔ یہ یقینی بنائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید برکات حاصل کریں گے۔ باب 14 ابراہیم، آیت 7:

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ "
"کروں گا۔

المقیت - پرورش کرنے والا/رکھنے والا

اگلا الہی نام المقیت ہے جس کا مطلب ہے پرورش کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ واحد ذات ہے جو تمام مخلوقات کے لیے رزق پیدا کرتا اور تقسیم کرتا ہے۔ اس کا مطلب نگہبان سے بھی ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا سخت اور تفصیلی حساب رکھتا ہے۔

جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھے گا وہ اپنے رزق پر زور نہیں دے گا اور یہ فکر انہیں کبھی حرام کی طرف نہیں لے جائے گی کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوقات کے رزق کو تقسیم کر رکھا ہے۔ زمین .اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 6748 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ جب کسی شخص کا رزق اتنا عرصہ پہلے مقرر کیا گیا تھا تو اس سے کیسے بچ سکتا ہے؟ جس طرح جسم کو رزق کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح روح بھی۔ یہ رزق صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے جو اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

ایک مسلمان کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنے زیر کفالت افراد کو فراہم کرکے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے اس الہی نام پر عمل کرنا چاہیے۔ ایک مسلمان کو دوسروں کو بھی اس بات کی ترغیب دینی چاہیے کہ وہ جسمانی اور روحانی دونوں طرح کی چیزیں حلال طریقے سے حاصل کریں۔

الحسیب - حساب کرنے والا

اگلا الہی نام الحسیب ہے جس کا مطلب ہے حساب لینے والا۔ اللہ تعالیٰ ہی واحد ہے جو ساری مخلوق کو ان کے اعمال کا حساب دے گا۔ جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھے گا وہ صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا اور اس کی نافرمانی سے بچیں گے کیونکہ وہ کسی اچھے یا برے کام کو نہیں جانتے، اللہ تعالیٰ کے حساب سے بچ جائیں گے۔

ایک مسلمان کو اس الہی نام پر عمل کرنا چاہیے اس سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے اعمال کا محاسبہ کرے۔ ایسا کرنے والے کو اپنے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے کی کوشش کرنے کی ترغیب ملے گی۔ جو اپنے اعمال کا اندازہ کرنے میں ناکام رہے گا وہ اس وقت تک غفلت میں ڈوب جائے گا جب تک کہ وہ ایک عظیم دن پر اپنے کڑے حساب کو نہ پہنچ جائیں۔

الجلیل - عظیم الشان

اللہ تعالیٰ جلیل ہے جس کا مطلب ہے عظمت والا۔ یہ لامحدود عظمت اور طاقت کی خصوصیات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھتا ہے وہ اپنے دن بھر مسلسل اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے گا جو انہیں اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب دے گا۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ اس اسم الٰہی پر تمام ادنیٰ کاموں اور خصلتوں کو ترک کر کے اعلیٰ اوصاف اختیار کرے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی روایت ہے۔ باب 68 القلم، آیت 4:

‘‘اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔’’

الکریم - تمام فیاض

اگلا الٰہی نام الکریم ہے جس کا مطلب ہے سب سخی۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بے شمار نعمتوں سے نوازتا ہے بغیر ان کے کہے جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھتا ہے وہ کسی اور سے کچھ نہیں مانگے گا۔ اپنی حاجتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے رکھیں گے، یہ جانتے ہوئے کہ تمام سخی کو خالی ہاتھ نہیں پھیرتا۔ اس کی تصدیق سنن ابوداؤد نمبر 1488 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جواب کے لیے ایک مسلم مفہوم سے مخلصانہ کوشش کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جدوجہد۔ جو اس طرح کام کرے گا اسے تمام سخی نہیں روکے گا۔ باب 40 غافر، آیت 60:

‘‘اور تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔’’

ایک مسلمان کو چاہیے کہ اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے اپنے پاس موجود نعمتوں کو ضرورت مندوں کے ساتھ بانٹیں۔ جامع ترمذی نمبر 1961 میں موجود حدیث کے مطابق سخی اللہ تعالیٰ کے قریب، لوگوں کے قریب، جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہے۔ نعمتوں کو بانٹنا دولت کو عطیہ کرنے سے بالاتر ہے اور درحقیقت اس میں وہ تمام برکات شامل ہیں جو کسی کے پاس ہوتی ہیں جیسے کہ دوسروں کی جسمانی اور جذباتی مدد کرنا۔

المجیب - دعاؤں کا جواب دینے والا

اگلا الہی نام المجیب ہے، جس کا مطلب ہے دعاؤں کا جواب دینے والا۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو تمام دعاؤں کا جواب یا تو کسی کی حاجات کو پورا کر کے، اس کے نامہ اعمال سے مساوی گناہ کو دور کر کے یا آخرت میں ان کے لیے ثواب بچا کر جب تک دعا کے آداب اور شرائط پوری ہوتی ہیں، قبول فرماتا ہے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 3604 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ درحقیقت اس قدر فراخ اور شرمندہ ہے کہ اپنے دروازے سے فقیر کو خالی ہاتھ پھیرے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 3556 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ وہ دعاؤں کے ہونے سے پہلے ہی جواب دیتا ہے۔ یہ جواب دینے کی چوٹی ہے۔

جو مسلمان اس نام الٰہی کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا اور جواب کی امید کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ دعا کی قبولیت کی ضمانت کے لیے اس کی تمام شرائط اور آداب کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایک مسلمان کو لوگوں کی نیک خواہشات کو پورا کرتے ہوئے اس نام الٰہی پر عمل کرنا چاہیے۔ درحقیقت شمائل الترمذی نمبر 335 میں موجود ایک حدیث بتاتی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی سے اچھی چیز مانگنے پر انکار نہیں کیا۔

الوصی - وسیع

اگلا الہی نام الوصی ہے جس کا مطلب وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سخاوت، رحمت اور کنٹرول ہر چیز پر پھیلا ہوا ہے اور وہ کبھی ایک چیز میں مشغول نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وہ دوسری چیز سے ہٹ جاتا ہے۔ اس کی رحمت کی وسعت اور جو نعمتیں اس نے مخلوق کو فراخدلی سے عطا کی ہیں وہ واقعی بے شمار ہیں۔ باب 16 النحل، آیت 18:

"اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو ان کو شمار نہیں کر سکتے۔"

جو مسلمان اس الہی نام کو سمجھتا ہے وہ خوف اور امید کے درمیان توازن قائم کرے گا کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحمت اور قدرت دونوں میں وسیع ہے۔ اس کی رحمت امید کو متاثر کرتی ہے جبکہ اس کی طاقت خوف کو متاثر کرتی ہے۔

ایک مسلمان کو اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے اچھے کردار کو اپنانا چاہیے جو ہر اس شخص کو مثبت انداز میں متاثر کر کے جس سے وہ رابطے میں ہیں دور دور تک پھیلتا ہے۔ انہیں ان منفی خصوصیات کی تعداد کو محدود کرنا چاہئے جب تک کہ وہ انہیں اپنے کردار سے مکمل طور پر ہٹا نہ دیں۔

الحکیم - حکمت والا

اگلا الہی نام الحکیم ہے جس کا مطلب ہے حکمت والا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز اور ان کی اصل فطرت کا لامحدود علم رکھتا ہے اور اپنی لامحدود حکمت کے مطابق کامل طریقے سے کام کرتا ہے۔ جو مسلمان اس نام الٰہی کو سمجھتا ہے وہ اس کے انتخاب اور احکام پر کبھی اعتراض نہیں کرے گا یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر انتخاب کے پیچھے حکمت ہوتی ہے جو اس کے بندوں کو فائدہ پہنچاتی ہے خواہ وہ ان پر ظاہر نہ ہوں۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

اس کے علاوہ، ایک مسلمان کو اسلامی علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ حکمت میں اعلیٰ ترین امور کو سمجھنا بھی شامل ہے۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے علم اور برکت کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق استعمال کرتے ہوئے اس اسم الٰہی پر عمل کرے تاکہ وہ دونوں جہانوں میں اپنا اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکے۔ یہ وہ حتمی حکمت ہے جو ایک شخص کے پاس ہو سکتی ہے۔

الودود - محبت کرنے والا

اگلا الہی نام الودود ہے جس کا مطلب ہے محبت کرنے والا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں سے محبت کرتا ہے اور بدلے میں وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔ باب 5 المائدة، آیت 54:

"... اللہ]ان کی جگہ [ایک ایسی قوم کو پیدا کرے گا جو اس سے محبت کرے گا اور جو اس سے محبت کرے گا..."

اللہ تعالیٰ ہی وہ ہے جو اپنی مخلوق کے دلوں میں بھی انسان کے لیے محبت پیدا کرتا ہے۔ صحیح مسلم نمبر 6705 میں موجود ایک حدیث میں یہ نصیحت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو بھی اس سے محبت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ فرشتوں کو بھی ان سے محبت کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ محبت زمین و آسمان میں پھیلی ہوئی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے مزید نعمتیں عطا کرتا ہے تاکہ وہ اس کی اطاعت پر ثابت قدم رہیں۔ صحیح بخاری نمبر 6502 میں موجود ایک حدیث میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ نصیحت کرتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو وہ اس کے جسم کے ہر عضو کو طاقت دیتا ہے تاکہ وہ صرف اس کی اطاعت کرے۔

جو مسلمان اس اسمِ الٰہی کو سمجھے گا وہ اس محبت کو حاصل کرنے کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کوشش کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے تمام راستے بند کر دیے گئے ہیں سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ راستہ باب 3 علی عمران، آیت 31:

”کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا“۔

ایک مسلمان کو اس نام الٰہی پر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور نفرت کرتے ہوئے عمل کرنا چاہیے۔ یہ درحقیقت سنن ابوداؤد نمبر 4681 میں موجود حدیث کے مطابق ایمان کی تکمیل کی ایک شاخ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس محبت اور ناپسندیدگی کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق عمل کرکے ثابت کریں گے۔

اس کے علاوہ، وہ دوسروں کے لیے وہی پسند کریں گے جو وہ اپنے لیے چاہتے ہیں جو ان کے سچے عقیدے کی علامت ہے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 2515 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔ وہ اس عقیدہ کی تائید اعمال کے ذریعے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں گے جیسے کہ جذباتی اور مالی مدد۔ یہ سب پر لاگو ہوتا ہے خواہ وہ متقی ہوں یا نہ ہوں، مسلمان ہوں یا نہ ہوں۔

الباعث - مردوں کو اٹھانے والا

اگلا الٰہی نام الباعث ہے، جس کا مطلب ہے مردوں کو اٹھانے والا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ان کے آخری حساب کے لیے اٹھائے گا۔ وہ روحانی طور پر مردہ دلوں کو بھی ہدایت کے ذریعے زندہ کرتا ہے۔

جو مسلمان اس نام کو سمجھے گا وہ آسمانوں اور زمین پر غور کرے گا اور قیامت کی مطلق ضرورت اور ناگزیریت کا اندازہ لگائے گا۔ مثال کے طور پر، وہ دیکھیں گے کہ زمین کے اندر جو مردہ بیج بویا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے بارش کے ذریعے کس طرح زندہ کیا ہے۔ اسی طرح مردہ بیج جس کا نام انسان ہے، قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ وہ مشاہدہ کریں گے کہ کس طرح کائنات کے اندر ہر چیز کامل توازن کے ساتھ پیدا کی گئی ہے، جیسے کہ زمین سے سورج کا فاصلہ، پانی کا چکر، سمندروں اور سمندروں کی کثافت، زمین کی کثافت، اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کریں گے کہ ایک بڑی غیرمتوازن چیز، لوگوں کے اعمال کو جیسا ہے نہیں چھوڑا جائے گا۔ یہ بھی لوگوں کے اعمال کے نتیجہ میں آنے کے بعد متوازن ہو جائے گا۔ جب کوئی اس الٰہی نام پر اپنا ایمان مضبوط کر لیتا ہے تو وہ عملی طور پر ان نعمتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے جی اٹھنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے دی گئی ہیں۔

ایک مسلمان کو اپنے روحانی طور پر مردہ دل کو زندہ کرنے کے لیے اسلامی علم کو سیکھ کر اور اس پر عمل کرتے ہوئے اس الٰہی نام پر عمل کرنا چاہیے۔ وہ اپنے روحانی مردہ جسم کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اطاعت کے ذریعے زندہ کریں گے کیونکہ زندہ اور مردہ میں فرق اللہ تعالیٰ کا وہ ذکر ہے۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 6407 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ دوسروں کو، خاص طور پر اپنے زیر کفالت افراد کو اسلامی علم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں گے اور یہ ان کے روحانی طور پر مردہ دلوں کو زندہ کرنے کا ذریعہ بنیں گے۔

الحق - سچائی

اگلا الہی نام الحق ہے جس کا مطلب ہے حق۔ اللہ تعالیٰ حق ہے جیسا کہ وہ کسی اور چیز کی ضرورت کے بغیر موجود ہے۔ جبکہ مخلوقات کا وجود صرف اللہ تعالیٰ سے تعلق کی وجہ سے ہے، اس لیے وہ کبھی حق نہیں ہو سکتے۔ باب 55 الرحمن، آیات 26-27:

"اس پر موجود ہر کوئی فنا ہو جائے گا۔ اور آپ کے رب کا چہرہ باقی رہے گا جو عظمت اور عزت کا مالک ہے۔"

جو مسلمان اس اسم کو سمجھے گا وہ ان تمام چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ سے مربوط نہیں ہیں، اس کی رضا اور رضا کے ذریعے باطل سمجھے گا اور اس لیے ان سے تعلق قائم کرنے سے گریز کرے گا۔ وہ اس کے بجائے ان تمام چیزوں سے جوڑیں گے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، کیونکہ جو چیز حق سے جڑی ہے وہ اس کی رحمت سے سچی ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر، وہ قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات سے خلوص دل سے ان کی اطاعت اور پیروی کرتے ہوئے جڑیں گے۔

ایک مسلمان کو اس اسم الٰہی پر اپنی تخلیق کردہ سطح کے مطابق سچائی کا مجسمہ بن کر عمل کرنا چاہیے۔ یہ سچائی کے مختلف پہلوؤں کو اپنانے سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلی بات ان کی نیت کو یقینی بنانا ہے، بولتے اور عمل کرتے وقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو راضی نہ کیا جائے۔ وہ یا تو وہی بولیں گے جو سچ سے جڑا ہوا ہے یا خاموش رہیں گے۔ آخر میں، وہ ان نعمتوں کا استعمال کریں گے جو انہیں عطا کی گئی ہیں، سچے طریقوں سے، یعنی، ان طریقوں سے جو اللہ تعالیٰ کو راضی ہوں، سچا ہو۔ اس طرح کا برتاؤ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچا لکھا جائے گا۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 1971 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے -

الاول اول اور آخر الآخری

اگلے الہی نام الاول ہیں، جس کا مطلب ہے پہلا اور الآخر، جس کا مطلب ہے آخری۔ جب کوئی مخلوق نہیں تھی تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ تھا اور اس کی مرضی اور قدرت سے مخلوق کو وجود میں لایا گیا۔ آخری اس حقیقت کی طرف اشارہ کر سکتا ہے کہ جب تمام مخلوقات فنا ہو جائیں گے، تو وہی برداشت کرے گا، جیسا کہ اس نے کبھی کیا تھا۔ باب 55 الرحمن، آیات 26-27:

"اس پر موجود ہر کوئی فنا ہو جائے گا۔ اور آپ کے رب کا چہرہ باقی رہے گا جو عظمت اور عزت کا مالک ہے۔ "

جو مسلمان ان ناموں کو سمجھتا ہے وہ اپنی نیت اور عمل کو درست کرکے اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ہر عمل کا تعلق اول اللہ سے ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت کو اپنے تمام معاملات میں اولین ترجیح بنائیں گے۔ وہ اپنی موت کو مسلسل یاد رکھیں گے، جو انہیں اپنی موت اور قیامت کے لیے عملی طور پر تیاری کرنے کی ترغیب دے گی۔ اس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عطا کی گئی ہیں۔

ایک مسلمان کو ان ناموں پر عمل کرتے ہوئے نیک اعمال کرنے اور قیامت کے دن کی تیاری میں سب سے پہلے اور مادی دنیا کو سنوارنے میں آخری ہونا چاہیے۔ وہ اسلامی علم سیکھیں گے اور اس پر عمل کریں گے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی طرف سفر کریں اور اس کی بارگاہ میں پہنچیں کیونکہ یہ آخری مرحلہ ہے جس تک مخلوق پہنچ سکتی ہے۔ باب 54 القمر، آیت 55:

"ایک خودمختار، قابلیت میں کامل کے قریب اعزاز کی نشست میں۔"

الظاہر - ظاہر اور الباطن - پوشیدہ

اگلے الٰہی نام الظاہر ہیں، جس کا مطلب ہے ظاہر اور الباطن، جس کا مطلب ہے پوشیدہ۔ اللہ تعالیٰ اپنی صفات اور احکام کے ذریعے ظاہر ہے لیکن اپنی ذات میں مخلوق سے پوشیدہ ہے۔

جو مسلمان ان ناموں کو سمجھتا ہے وہ زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرے گا تاکہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ظاہری نشانیوں سے پہچان سکے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی مسلمان رات اور دن کے بارے میں غور و فکر کرے اور یہ کہ وہ کس حد تک مطابقت میں ہیں اور ان سے جڑی دوسری چیزوں کو وہ واقعی یقین کریں گے کہ یہ کوئی تصادفی چیز نہیں ہے، یعنی ایک طاقت ہے جو اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہر چیز گھڑی کی طرح چلتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی لامحدود طاقت ہے۔ اس کے علاوہ، اگر کوئی رات اور دن کے کامل وقت پر غور کرے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صرف ایک ہی معبود ہے، یعنی اللہ تعالیٰ۔ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو ہر خدا کی خواہش ہوتی کہ رات اور دن ان کی اپنی خواہشات کے مطابق ہوں۔ یہ سراسر افراتفری کا باعث بنے گا کیونکہ ایک خدا سورج کے طلوع ہونے کی خواہش کرسکتا ہے جبکہ دوسرا خدا رات کو جاری رکھنے کی خواہش کرسکتا ہے۔ کائنات کے اندر پایا جانے والا کامل بلاتعطل نظام یہ ثابت کرتا ہے کہ صرف ایک ہی خدا ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ باب 21 الانبیاء، آیت 22:

‘‘اگر ان کے اندر اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو وہ دونوں برباد ہو جاتے۔’’

اللہ عزوجل کی پہچان اس کی ظاہری نشانیوں کے ذریعے انسان کو اس کی ذات پر ایمان میں پختہ ہونے کا موقع دیتی ہے۔ پختہ ایمان اس کی مخلصانہ اطاعت اور دونوں جہانوں میں کامیابی کا باعث بنے گا۔

ایک مسلمان ان الٰہی ناموں پر عمل کرے گا اور جہاں تک ممکن ہو اپنی نیکیوں کو مخلوق سے چھپا کر اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیے گئے ہیں۔ وہ تخلیق کے اندر چھپے رہنے کا انتخاب کریں گے اس طرح شہرت اور شہرت کی تلاش کے بجائے گمنام رہیں گے۔ جو ایسا سلوک کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کر لے گا۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 7432 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ وہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے میں ظاہر ہوں گے اور کھل کر حق کے لیے کھڑے ہوں گے چاہے اس سے لوگوں کی تنقید کیوں نہ ہو۔ وہ قابل تعریف خصوصیات کو اپنا کر اور منفی خصوصیات سے بچ کر مثال کے طور پر رہنمائی کریں گے، اس طرح ان کے بچوں جیسے دوسروں پر ان کے مثبت اثرات میں اضافہ ہوگا۔ اچھا قول و فعل ان سے ظاہر ہو گا جس سے خود کو اور دوسروں کو دونوں جہانوں میں فائدہ پہنچے گا۔

البر - نیکی کرنے والا

اگلا الہی نام البر ہے، جس کا مطلب ہے نیکی کرنے والا۔ دونوں جہانوں کی تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے وہ احکام جو نقصان دہ معلوم ہوتے ہیں ان میں بھی مخلوق کے لیے بہت زیادہ بھلائی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، اس دنیا میں عذاب الہی انسان کو وقت ختم ہونے سے پہلے اپنے طرز عمل کی اصلاح کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

جو مسلمان اس نام کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فرمان اور انتخاب کو مثبت طریقے سے مانے گا، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے تمام احکام خیر کے مالک ہیں، چاہے وہ ان پر ظاہر نہ ہوں۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

اس سے انہیں مشکل کے وقت صبر اور آسانی کے وقت شکر گزار رہنے میں مدد ملے گی۔

ایک مسلمان اس الٰہی نام پر عمل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ الہام، طاقت، موقع اور علم کا استعمال کرے گا۔ اس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عطا کی گئی ہیں۔ جتنا زیادہ نیکی کرنے پر ثابت قدم رہے گا، اللہ تعالیٰ ان کے دماغ اور جسم کو اتنا ہی زیادہ نیکی کرنے کی طاقت دے گا۔ صحیح بخاری نمبر 6502 میں موجود ایک حدیث میں اس کی نصیحت کی گئی ہے۔ پھر اللہ کی محبت اور دیکھ بھال دونوں جہانوں میں ان کا احاطہ کرے گی۔ باب 2 البقرہ، آیت 195:

‘‘بے شک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ’’

الوکیل - ٹرسٹی

اگلا الہی نام الوکیل ہے، جس کا مطلب امانت دار ہے۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کے امور اور ضروریات کا ذمہ دار ہے اور اپنی لامحدود حکمت کے مطابق ان سب کو پورا کرتا ہے۔

ایک مسلمان جو اس الہی نام کو سمجھتا ہے وہ اپنے معاملات صرف اللہ کے سپرد کرے گا، یہ جانتے ہوئے کہ وہ اپنے بندوں کے لیے صرف بہترین چیز کا انتخاب کرتا ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

وہ مشکل کے وقت صبر اور قناعت کے ساتھ اور آسانی کے وقت شکر گزار ہونے سے یہ ثابت کریں گے۔ مصیبت کے آغاز سے ہی اس دنیا سے رخصت ہونے تک صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ شکرگزاری کا اظہار اپنے اعمال کے ذریعے ان تمام نعمتوں کو استعمال کرتے ہوئے کرنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہیں۔ اگر وہ اس پر ثابت قدم رہیں تو وہ اس سطح تک بھی پہنچ سکتے ہیں جہاں وہ ہر حال میں شکر گزار ہوں یہ جانتے ہوئے کہ ٹرسٹی ان کے معاملات کو بہترین طریقے سے دیکھ رہا ہے۔ باب 65 میں طلاق، آیت 3:

‘‘اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔’’

ایک مسلمان کو اس اسم الٰہی پر یہ سمجھ کر عمل کرنا چاہیے کہ ان کے پاس جو بھی نعمت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی ہے، اس لیے وہ نعمتوں کے امین ہیں نہ کہ حقیقی مالک۔ انہیں حقیقی مالک کی خواہش کے مطابق ہر نعمت کو استعمال کرتے ہوئے امانت دار کا فرض پورا کرنا چاہیے۔ مسلمان کے سپرد سب سے بڑی نعمت ایمان ہے۔ ان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس امانت کو پورا کریں، اس کی ممانعتوں سے پرہیز کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کریں۔ ان نعمتوں میں اس کے زیر کفالت افراد بھی شامل ہیں، اس لیے ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے زیر کفالت افراد کے ساتھ اسلامی تعلیمات کے مطابق سلوک اور تعلیم دے کر اس امانت کو پورا کرے۔

المتین - وہ جو مضبوط ہے

اگلا الہی نام المتین ہے جس کا مطلب ہے فرم۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی لامحدود طاقت اور قوت ہے۔

جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے مخلوق سے کبھی نہیں ڈرے گا، یہ جانتے ہوئے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ پر غالب نہیں آسکتی۔ وہ ہر وقت اللہ عزوجل کے مخلص فرمانبردار رہیں گے اور اس کی نافرمانی سے بچیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے نہیں بچ سکیں گے۔ وہ ان کو دی گئی مہلت سے بیوقوف نہیں بنیں گے اور اس کے بجائے اس وقت کو اپنے طریقے درست کرنے کے لیے استعمال کریں گے۔ باب 7 الاعراف، آیت 183:

"اور میں انہیں وقت دوں گا۔ بے شک، میرا منصوبہ پختہ ہے۔ "

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل میں ثابت قدم ہو کر، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرتے ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق صبر کے ساتھ تقدیر کا مقابلہ کرتے ہوئے، بلا خوف و خطر اس نام پر عمل کرے۔ تخلیق، کمزوری یا سستی۔ اس مضبوطی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کمال کی توقع ہے، کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے۔ بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت پر ثابت قدم رہنا چاہیے اور جب بھی وہ چلے جائیں تو سچی توبہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پختہ بندہ ہے، خواہ وہ گناہ ہی کیوں نہ کریں۔ باب 41 فصیلات، آیت 30:

درحقیقت جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ سیدھے راستے پر رہے تو ان پر ’’ فرشتے نازل ہوں گے اور کہیں گے کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو بلکہ جنت کی خوشخبری سنو۔ وعدہ "کیا تھا۔

ایک مسلمان کو اپنی طاقت کے مطابق برائی پر اعتراض کرنے میں ثابت قدم اور نیکی کا حکم دینے میں پختہ ہونا چاہیے، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو ان کی نگرانی میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نہ ہونے والے معاملات میں نرمی اور لچکدار ہونا ثابت قدمی کے منافی نہیں بلکہ حقیقت میں اسے مزین کرتا ہے۔ اس لیے سختی کو سختی کے ساتھ الجھانا نہیں چاہیے۔

الحمید - تعریف شدہ

اگلا الہی نام الحمید ہے جس کا مطلب ہے تعریف شدہ۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کی تعریف اس کی ذات اور اس کی مخلوق کی تعریف سے کی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو اپنے نیک بندوں کی تعریف کرتا ہے اور انہیں ان کی کوششوں کا خوب بدلہ دیتا ہے۔

جو مسلمان اس نام الٰہی کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی اطاعت میں بہت زیادہ مصروف ہو جائے گا، اپنی تعریف کرنے اور اپنے حقوق کی فکر کرنے میں بہت زیادہ مصروف ہوگا۔ یہ انہیں غرور سے دور رکھے گا جو جہنم کی طرف لے جانے والی خصوصیت ہے۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 265 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

ایک مسلمان کو اس اسم الٰہی پر صرف قابل ستائش اعمال کرنے اور قابل تعریف کردار اپنانے سے عمل کرنا چاہیے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی روایت ہے۔ باب 68 القلم، آیت 4:

‘‘اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔’’

المحیی - زندگی دینے والا اور الممیت - موت دینے والا

اگلا الہی نام المحی المومیت ہے، جس کا مطلب ہے زندگی دینے والا اور موت دینے والا۔ اللہ تعالیٰ نے اکیلے ہی زندگی اور موت دونوں کو پیدا کیا اور کنٹرول کیا ہے۔

جو مسلمان اس اسمِ الٰہی کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے، اس کی ممانعتوں سے پرہیز کرتے ہوئے اور تقدیر کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے اس کی اطاعت کرے گا اور یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا زندگی اور موت کے اختیار میں کوئی چیز نہیں ہے۔ .اس کے علاوہ جو مسلمان اس حقیقت کو پہچانتا ہے وہ سمجھے گا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق کی ابتداء اور انتہا کا انتخاب کیا ہے اس نے ہر اس چیز کو بھی چن لیا ہے جو اس کے درمیان واقع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انتخاب ناگزیر ہیں اس لیے ان کا سامنا کرتے وقت بے صبری نہیں کرنی چاہیے۔ اس کے بجائے انہیں چاہیے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت کریں تاکہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اجر حاصل کریں۔ مثال کے طور پر، انہیں مشکل کے وقت صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور آسانی کے وقت ان کے پاس موجود نعمتوں کو صحیح طریقے سے استعمال کرتے ہوئے حقیقی شکرگزاری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ صحیح مسلم نمبر 7500 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے اپنے روحانی قلب کو زندہ کر کے اپنی انا اور منفی خصوصیات کو موت کا سبب بنے اور اسلامی علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کے ذریعے ان کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرے۔

الواحد - ایک / واحد

اگلا الہی نام الواحد ہے، جس کا مطلب واحد ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہے۔ وہ نہ کسی چیز سے مشابہ ہے اور نہ ہی کسی چیز سے مشابہ ہے اور وہ بغیر شریک ہے اور نہ برابر ہے۔

جو مسلمان اس الہی نام کو سمجھتا ہے وہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ ان کے اعمال صرف ایک ہی ہستی یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے خلوص کے ساتھ انجام دیے جائیں۔ بصورت دیگر، وہ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان لوگوں سے اپنا اجر طلب کریں جن کے لئے انہوں نے عمل کیا ہے جو ممکن نہیں ہوگا۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 3154 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

ایک مسلمان کو اس اسمِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے اپنے ایمان کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے محبت، نفرت، عنایت اور روکنا چاہیے۔ سنن ابوداؤد نمبر 4681 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

المنتقیم - بدلہ لینے والا

اگلا الہی نام المنتقیم ہے جس کا مطلب ہے انتقام لینے والا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے انتقام لیتا ہے جو اپنے کمزور بندوں پر ظلم کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے دفاع اور انتقام کی طاقت نہیں رکھتے۔

جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم نہیں کرے گا، خاص کر ان لوگوں پر جو بے دفاع دکھائی دیتے ہیں کیونکہ حقیقت میں ان کا محافظ اور بدلہ لینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ان کی زمین پر زندگی کے دوران اور خاص طور پر قیامت کہ وہ ان کے اعمال صالحہ کو کے دن بدلہ لے گا۔ وہ ظالم کو مجبور کر کے انصاف قائم کرے گا اس کے شکار کے حوالے کرے اور اگر ضروری ہوا تو مظلوم کے گناہ ان کے مظلوم کے سپرد جہنم میں پھینکنے کا سبب بن سکتا ہے۔ اس کی تصدیق صحیح ظالم کو کر دیے جائیں گے۔ یہ مسلم نمبر 6579 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

ایک مسلمان کو اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے اپنے اندر کے شیطان سے بدلہ لینا چاہیے جو اسے اللہ تعالیٰ کی سخت اطاعت کے تابع کر کے برائی کی طرف ترغیب دیتا ہے جس میں اس کے احکام کو پورا کرنا، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرنا اور تقدیر کا صبر کے ساتھ سامنا کرنا شامل ہے۔ .اور ایک مسلمان کو ان تمام چیزوں کا بدلہ لینا چاہیے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے روکتی ہیں، ان سے منہ موڑ کر۔

الجامع - دی یونٹ

اگلا الہی نام الجامی ہے، جس کا مطلب ہے اکائی۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک جیسی اور مختلف چیزوں کو اکٹھا اور جمع کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، اس نے لوگوں کو اس زمین پر متحد کیا اور قیامت کے دن ایسا ہی کرے گا۔ وہ نیک لوگوں کو جنت میں اور گنہگاروں کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔ اس نے اس زمین پر مختلف مخلوقات اور انسانی جسم کے مختلف حصوں کو ایک مکمل ڈھانچہ بنانے کے لیے بھی اکٹھا کیا ہے۔

جو مسلمان اس نام کو سمجھے گا وہ ان مختلف چیزوں کا مشاہدہ کرے گا جن کو اس نے اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے متحد کیا ہے، جیسا کہ ایک جیسی اور مختلف چیزوں کا اتحاد ایک حکیم خالق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ بھلائی کے لیے متحد ہونے کی کوشش کرے گا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، جیسے کہ ان کے رشتہ دار اور اچھے ساتھی۔ باب 9 توبہ آیت 119:

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ "

ایک مسلمان اس الہی نام پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کو بھلائی پر متحد کرنے کی کوشش کرے گا اور ان کو برے مسائل پر الگ کرے گا۔ اس کے برعکس برتاؤ ایک شیطانی ذہنیت ہے جس سے بچنا چاہیے۔ باب 17 الاسراء، آیت 53:

میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہ کہو جو سب سے بہتر ہو۔ درحقیقت شیطان ان کے درمیان اور تفرقہ ڈالتا ہے۔''

وہ اپنی باطنی حالت کو اپنے ظاہری اعمال سے جوڑیں گے، اس طرح منافقت سے بچیں گے۔ وہ اپنے کردار و افعال کو قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے ساتھ جوڑیں گے اور اس طرح ان تمام اچھے خصائل اور افعال کو اپنے اندر یکجا کر لیں گے جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

الغنی - امیر

اگلا الہی نام الغنی ہے جس کا مطلب امیر ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے جب کہ مخلوق غریب ہے اور اس کی مکمل محتاج ہے۔

جو مسلمان اس اسمِ الٰہی کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ہر چیز کا طالب ہو گا، اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا سامنا کر کے خلوصِ اطاعت کے ذریعے۔ وہ سمجھیں گے کہ دنیوی اور دینی دولت جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہے، اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

ایک مسلمان کو اس الہی نام پر عمل کرتے ہوئے لوگوں سے بے نیاز ہونے کی کوشش کرنی چاہیے اور صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ درحقیقت مادی دنیا اور لوگوں کے مال سے آزاد ہونا اللہ تعالیٰ کی محبت اور لوگوں کی محبت کا باعث بنے گا، سنن ابن ماجہ نمبر 4102 میں موجود حدیث کے مطابق۔ انہیں جو نعمتیں عطا کی گئی ہیں، جیسے اچھی صحت، ان کی ضروریات اور اپنے زیر کفالت افراد کی ضروریات کو حلال طور پر پورا کرنے کے لیے اور ان کے لیے اس فرض کو پورا کرنے کے لیے حکومت جیسے دوسروں پر بھروسہ کرکے سستی سے بچیں۔

الدھر - نقصان کا فیصلہ کرنے والا اور النفی - وہ جو فائدے کا فیصلہ کرتا ہے۔

اگلا الٰہی نام الذار النفی ہے، جس کا مطلب ہے نقصان اور فائدے کا فیصلہ کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے جو مسلسل نافرمانی پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ لیکن اس نقصان میں بھی بہت سی بھلائی ہے جیسے کہ قیامت تک پہنچنے سے پہلے گناہوں کو مٹا دینا۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 6561 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے فائدے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور مخلصانہ اطاعت کے ذریعے نقصان سے بچ جائے گا۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے نقصان کو دوسروں سے دور رکھ کر اس اسم الٰہی پر عمل کرے اور انہیں ان کے وسائل کے مطابق فائدہ پہنچائے۔ سنن نسائی نمبر 4998 میں موجود حدیث کے مطابق درحقیقت یہی مومن کی خصوصیت ہے۔

البقیع - لازوال

اگلا الہی نام البقیع ہے جس کا مطلب ہے لازوال۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ازل سے موجود تھا اور بغیر کسی انتہا کے موجود رہے گا۔

جو اس الہی نام کو سمجھتا ہے وہ اکثر ان کی موت کے معنی، ان کی موت کو یاد رکھے گا۔ یہ انہیں اس سے غافل رہنے کے بجائے اس کی اور آخرت کی تیاری کرنے کی ترغیب دے گا۔ اس تیاری میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور صبر کے ساتھ تقدیر کا مقابلہ کرنا شامل ہے۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے ان اعمال کو ترجیح دے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثابت ہوں گے، یعنی اعمال صالحہ کو ان دنیوی اعمال پر جو اس دنیا کے ساتھ فنا ہو جائیں گے۔ مثال کے طور پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن نسائی نمبر 3681 میں موجود ایک حدیث میں نصیحت فرمائی کہ ایک مسلمان کو ہر قسم کے صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا رہے گا۔ ان کی موت .یہ صدقہ کی ایک قسم ہے جہاں مخلوق اس سے مستفید ہوتی رہتی ہے جیسے پانی کا پمپ۔ سیدھے الفاظ میں اگر کوئی مسلمان اپنے اعمال اور کوششوں کو مادی دنیا کی طرف لے جائے تو وہ فنا ہو جائے گا، پھر بھی اگلے جہان میں ان کے لیے جوابدہ ہوں گے۔ جبکہ جو شخص اپنی کوششوں اور کاموں کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہے، وہ ان کے اعمال کو برقرار پائے گا اور وہ آخرت کے سفر کے ہر قدم میں ان کو فائدہ پہنچائے گا، جیسے کہ ان کی قبر۔ باب 16 النحل، آیت 96:

"تمہارے پاس جو ہے وہ ختم ہو جائے گا، لیکن جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی ہے"

النور- روشنی

اگلا الہی نام ایک نور ہے جس کا مطلب نور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہے جو تمام چیزوں کو عدم کی تاریکی سے نور ہستی کی طرف کھینچتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے لیے تمام اچھی اور بری چیزوں پر روشنی ڈالتا ہے تاکہ وہ آخرت میں امن کے گھر کی صحیح رہنمائی کر سکیں۔ وہی ہے جو آسمانوں اور زمین اور اس کے اندر کی ہر چیز کو روشن کرتا ہے۔ باب 24 النور، آیت 35:

" اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس کے اندر چراغ ہے۔ چراغ شیشے کے اندر ہے، شیشہ گویا ایک موتی جیسا]سفید [ستارہ ہے جو زیتون کے بابرکت درخت سے روشن ہوتا ہے، نہ مشرق کا اور نہ مغرب کا، جس کا تیل آگ سے چھونے کے باوجود تقریباً چمکتا ہے۔ روشنی پر روشنی۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے..."

جو مسلمان اس الٰہی نام کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے مشورے اور احکامات پر عمل کرے گا، کیونکہ وہ حق پر روشنی ڈالتے ہیں اور لوگوں کو ابدی کامیابی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے ان کاموں سے اجتناب کرے جو اس کے روحانی دل کو تاریکی یعنی گناہوں سے گھیر لیتے ہیں۔ اس کے بجائے انہیں وہ اعمال انجام دینے چاہئیں جو ان کے روحانی دل کو روشن کریں اور انہیں دونوں جہانوں میں رہنمائی کی روشنی فراہم کریں۔ اس کی طرف جامع ترمذی نمبر 3334 میں موجود حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔

الہادی - رہنما

اگلا الہی نام الہادی ہے جس کا مطلب ہے رہنما۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی رہنمائی کرتا ہے جو ان کے لیے دونوں جہانوں میں فائدہ مند ہے اور ان کو ہر اس چیز سے دور کرتا ہے جو انہیں نقصان پہنچاتی ہے۔ باب 91 الشمس، آیت 8:

"اور اس کو اس کی شرارت اور اس کی راستبازی سے متاثر کیا۔"

جو مسلمان اس اسمِ الٰہی کو سمجھے گا وہ قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے ذریعے دنیاوی اور دینی معاملات میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے رہنمائی حاصل نہیں کرے گا۔ جس نے کسی اور چیز سے رہنمائی حاصل کی وہ دیرپا کامیابی نہیں پائے گا۔

ایک مسلمان کو چاہیے کہ اس اسم الٰہی پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف رہنمائی کرے اور جو چیز ان کے لیے دنیاوی اور دینی دونوں معاملات میں اپنے علم کے مطابق فائدہ مند ہے۔ یہ یقینی بنائے گا کہ وہ ایک حقیقی مومن بن جائیں گے، وہ جو دوسروں کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو وہ اپنے لیے چاہتے ہیں۔ جامع ترمذی نمبر 2515 میں ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

الوارث - وارث

اگلا الہی نام الوارث ہے جس کا مطلب ہے وارث۔ اللہ تعالیٰ زمین اور اس پر موجود تمام چیزوں کا وارث ہوگا جیسا کہ حقیقت میں ہر چیز پیدا کی گئی ہے اور اس کے سوا کسی کی ملکیت نہیں ہے۔

جو مسلمان اس اسم الٰہی کو سمجھتا ہے وہ مادی دنیا کی کسی چیز سے وابستہ نہیں ہوگا اور اس کے بجائے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اس کے احکام کی تعمیل، اس کی ممانعتوں سے اجتناب اور تقدیر کا سامنا کرنے کے لیے ہر چیز کو استعمال کرے گا۔ صبر اگر مسلمان اپنے پاس موجود چیزوں کو اپنی خواہشات کے مطابق استعمال کریں جیسے کہ ان کا مال وہ دونوں جہانوں میں ان کے لیے بوجھ بن جائے گا اور آخر کار وہ اپنی زندگی میں یا مرتے وقت ان چیزوں سے محروم ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ ان کو صحیح طریقے سے استعمال کریں تو یہ دونوں جہانوں میں ان کے لیے رحمت بن جائیں گے۔

ایک مسلمان کو اس نام الٰہی پر عمل کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کا وارث بننے کی کوشش کرنی چاہیے، جو اسلام کے اندر پائے جانے والے علم کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ سنن ابن ماجہ نمبر 223 میں ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ وراثت باقی رہے گی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے متصل ہے، جب کہ تمام دنیاوی میراث فنا ہو جائے گی۔

الصبور - وہ جو صبر کرتا ہے

اگلا الہی نام صبور ہے جس کا مطلب مریض ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والا ہے کیونکہ وہ سزا کے مستحق لوگوں کے لیے جلدی نہیں کرتا۔ اس کے بجائے، وہ انہیں بے شمار برکات اور بہتر کے لیے بدلنے کے مواقع فراہم کرتا رہتا ہے۔ وہ کاموں میں جلدی یا تاخیر کیے بغیر مخلوق کو فائدہ پہنچانے کے لیے بہترین وقت پر حکم دیتا ہے۔

ایک مسلمان جو اس الٰہی نام کو سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فراہم کردہ مواقع سے فائدہ اٹھائے گا تاکہ عذاب نازل ہونے سے پہلے سچی توبہ کی طرف جلدی کرے۔ سچی توبہ میں پچھتاوا، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنا، اور اگر ضروری ہو تو لوگوں سے دوبارہ اسی یا اس سے ملتے جلتے گناہوں سے باز رہنے کا خلوص دل سے وعدہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احترام میں جو حقوق پامال ہوئے ہیں ان کی تلافی کرنا شامل ہے۔ لوگ

ایک مسلمان کو تمام معاملات میں صبر و تحمل سے اس اسم الٰہی پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرے، اس کی ممانعتوں سے اجتناب کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کے مطابق تقدیر کا سامنا کرے۔ .وہ لوگوں سے اس امید کے ساتھ معاملہ کرتے وقت صبر کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے صبر کرے گا۔

ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے بندوں کے لیے بہترین چیز کا انتخاب کرتا ہے چاہے وہ اس کے انتخاب کے پیچھے حکمت کو نہ دیکھیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 216:

شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز لیکن "پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

لہٰذا ایک مسلمان کو صرف ایک چیز کی ضرورت ہے کہ وہ ہر حال میں صحیح طرز عمل کا مظاہرہ کرے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ مثلاً مشکل کے وقت صبر اور آسانی کے وقت شکر ادا کرنا۔ صحیح مسلم نمبر 7500 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام ہو۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: https://shaykhpod.com/books/
eBooks/AudioBooks کے لیے بیک اپ سائٹ:
https://archive.org/details/@shaykhpod

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf

https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس: https://shaykhpod.com/books/#audio
روزانہ بلاگز: https://shaykhpod.com/blogs/
تصویریں: https://shaykhpod.com/pics/
جنرل پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/general-podcasts/
PodWoman: https://shaykhpod.com/podwoman/
PodKid: https://shaykhpod.com/podkid /
اردو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/
لائیو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/live/

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویروں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں:
https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
http://shaykhpod.com/subscribe

Achieve Noble Character